جاء الحق وزهق الباطل

حق

السید مرید حسین جعفری

مولفہ

جناب مولانا حکیم سید ابو محمد صاحب نوگانوی حکیم فاضل پشنماز دریا جانسٹھ

ضلع مظفر نگر

مطبوعہ

محبوب المطابع برقی پریس دہلی

۳/

الحق حصہ ۱

حصہ دوم کو ملاحظہ فرمانیوالے حضرات حصہ اول کو ضرور ملاحظہ فرمائیں جسمیں خلافت حقہ کے معرکۃ الآ
پہلوؤنکو حوالہ جات اہلسنت سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۳/

عمدۃ المتکلمین صدر الملۃ حضرت مولانا السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ

سرپرست دائرۃ الاشاعۃ کے

جدید افادات

تحقیق دعا۔ اس رسالہ میں حقانیت و حقیقت دعا اور اسکے فلسفہ پر استدلالی روشنی ڈالی گئی ہے
اعتراضات شبہات کے تحقیقی و استدلالی جوابات دیے گئے ہیں اور مسئلہ کے ہر پہلو کو تسلی بخش طریقہ سے ختم کر
گیا ہے قیمت ———— ۵/

جواہر بے بہا حصہ سوم دائرۃ الاشاعۃ کی یہ مسلسل زرین خدمت خاص طور سے قابل مطالعہ ہے جناب
ممدوح کے مستقدر مضامین وقتاً فوقتاً اخبارات و جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں وہ دائرۃ الاشاعۃ کیطرف سے کتابی
صورت میں بھی طبع کرائے جاتے ہیں اسی سلسلہ کی تیسری کڑی ہے جسکے نظارہ کا لطف صرف مطالعہ پر موقوف ہے
شائقین بنظر قدر ذاکری خاص طور سے ملاحظہ فرمائیں قیمت ۶/

سمط الدرر حصہ اول (مترجم) اسمیں جناب صدر الملۃ کے معرکۃ الآراء بیش قیمت جمع کیے گئے ہیں جو محمد و آل محمد کی شان میں ہیں قیمت

تسہیل الاصول عربی اس رسالہ میں علم اصول فقہ کی اصطلاحات کا حاصل ہے عربی طلبہ کیلئے نہایت مفید خصوصاً
امیدواران امتحانات کیلئے کلید کامیابی ہے قیمت ۲/ پتہ: مدیر دائرۃ الاشاعۃ نوگانوہ ضلع مراد

علی مع الحق والحق مع علی

الحمد للہ الملک الحق المبین

کہ رسالہ

بملکیت الٰہیہ خادم الحسین زوّار
پیشنماز عفی عنہ
بقلمہ

الحق

حصہ دوم

از رشحات کلک

جناب مولانا حکیم سید ابو محمدؐ صاحب نوگانوی حکیم فاضل پیشنماز ریاست جانسٹھ ضلع مظفر نگر
خلف نخبۃ العلماء الکرام صفوۃ الحکماء العظام مولانا حکیم سید مظاہر حسین صاحب قبلہ مدظلہ

در مطبع محبوب المطابع برقی پریس دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العلی الاکبر والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ الطاہر الاطہر محمد شفیع
المحشر وآلہ الذین نہوا عما نہی وامروا بما امر لاسیما علی الامام المظہر والشجاع
الغضنفر المسمیٰ من ربہ بعلیٰ ومن امتہ بحیدر من یومنا الی یوم المعاد لیس
منہ لاحد مفر اما بعد اس رسالہ کے حصہ اول میں جو اس سے قبل ہدیہ ناظرین کیا جاچکا
خلافت علویہ کو مسلمات اہلسنت سے مع حوالہ جات کتب کے ثابت کیا جاچکا ہے لیکن ادھر فضائل
علی مرتضیٰ بیشمار ادھر معلومات وسیر النسانی غیر محدود چنانچہ اسکی طباعت کے بعد ہی بہت جلد اس
موضوع کا اور ذخیرہ میرے پاس فراہم ہوگیا جسکو اس دوسرے حصہ میں پیش کرتا ہوں جسکا ماخذ زیادہ تر
خصائص علویہ۔ فردوس الاخبار۔ ریاض النضرہ۔ مسند احمد بن حنبل وغیرہ وغیرہ ہیں والموفق ہو
اللہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ۔

سید ابو محمد حکیم فاضل

زینۃ المجالس
دوسرا ایڈیشن
۴؍

کشف الاشتباہ
۴؍

اثبات الحجابہ
دوسرا ایڈیشن
۶؍

تحقیق البکاء
۳؍

الاعتبار
عہ

تحقیق دعا
۵؍

عین حقیقت
دوسرا ایڈیشن
ا؍

جواہر بے بہا
۱۲ ح ۲ ح ۳ ح
۱ ۲ ۳

تشریح الکبائر
دوسرا ایڈیشن
ا؍

التعلیم الشہداء
عہ

عناصر الا…
۳؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوند عالم نے بندوں کی ہدایت کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے اور جسکو اُسنے نبی سابق کی خلافت وجانشینی کا اہل پایا اور ضرورت سمجھی اسکے متعلق اسکو حکم دیا کہ تم اب فلاں شخص کو اپنا جانشین بناؤ مثلاً جب حضرت آدم کا وقت رحلت قریب آیا تو حکم ایزدی ہوا کہ اے آدم اب تم ہبۃ اللہ (یعنی شیث کو) اپنا خلیفہ وجانشین مقرر کرو اسی صورت سے سلسلہ بہ سلسلہ نبی ہوتے چلے آئے اور ہر نبی کا خلیفہ وجانشین صرف وہی قرار پایا جو صفات وکمالات میں اُسکا مظہر اخلاق وعادات میں اُسکا نمونہ اور فضائل واوصاف میں اسکا آئینہ ہو۔ ایک نور کے دو ٹکڑے ہوں یا ایک صدف کے دو موتی ہوں ایک کان کے دو گوہر ہوں اور دونوں میں ایسا اتحاد ذاتی ہو کہ دوئی کا شبہ بھی نہ رہے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی تا کس نگوید بعد ازاں من دیگرم تو دیگری

ورنہ مطلب ہدایت ہی حاصل نہیں ہو سکتا اور وصایت وخلافت میں ان امور کا لحاظ کئے بغیر غرض بعثت انبیا ہی پوری نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ سنجیدہ اور منصف علماء اہلسنت نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ علی مرتضیٰ اوصاف وکمالات محمدی اور خصائل وعادات نبوی کا مظہر اور آئینہ تھے اور اس اجمال کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

جناب رسالتمآب اور حضرت علی کی خلقت ایک ساتھ ہوئی

عن علی قال قال رسول اللہ خلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق آدم بالفی حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ میں اور علی حضرت آدم سے دو ہزار سال

آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی
صلبه ثم نقلنا من کرام الاصلاب
الی مطهرات الارحام حتی صرنا فی
صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین
فصرت فی صلب عبد الله وصار علی
فی صلب ابیطالب واختارنی بالنبوة
واختار علیا بالشجاعة والعلم والفصاحة
واشتق لنا اسمین من اسمائه فالله محمود
وانا محمد والله الاعلی وهذا علی
ارجح المطالب و کتاب الشفا ابن السبع الاندلسی
عن الحسین بن علی عن ابیه قال قال رسول
الله کنت انا وعلی نورا بین یدی الله تعالی
من قبل ان یخلق آدم باربعة عشر الف
عام فلما خلق الله آدم سلک ذلک النور
فی صلبه فلم یزل الله ینقله من صلب
الی صلب حتی اقره فی صلب عبد المطلب
فقسمه نصفین قسم فی صلب عبد الله
وقسم فی صلب ابیطالب فعلی
منی وانا منه لحمه لحمی ودمه دمی

قبل ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جب آدم پیدا ہوئے
تو ہمارا نور انکے صلب میں چلا گیا پھر وہ نور بزرگ
اصلاب سے پاکیزہ ارحام کیطرف منتقل ہوتا رہا
یہاں تک کہ عبد المطلب کے صلب میں پہنچا پھر
ہمارے نور کے دو ٹکڑے کئے گئے میرا نور عبد اللہ کے
صلب میں اور علی کا نور صلب ابو طالب میں چلا گیا
پس خدا نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت
وعلم وفصاحت کے ساتھ منتخب فرمایا اور ہمارے
دونوں کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا پس خدا
محمود ہے اور میں محمد ہوں اور خدا اعلی ہے اور یہ علی ہے
امام حسین علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار حضرت علی سے
روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا
میں اور علی چودہ ہزار برس قبل خلقت آدم
خدا کے سامنے ایک نور تھے جب خدا نے آدم کو
پیدا کیا تو وہ نور صلب آدم میں چلا گیا پھر پروردگار
عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب سے دوسرے صلب
میں منتقل کرتا رہا یہانتک عبد المطلب کی پشت
میں جا کر اس نور نے قرار پکڑا پھر خدا نے اسکے
دو حصے کئے ایک حصہ صلب عبد اللہ میں اور دوسرا

احبہ فبحبی احبہ ومن ابغضہ فببغضی ابغضہ (ارجح) صلب ابوطالب میں منتقل ہوا پس علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اُسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے جسنے اُس سے محبت کی پس اُسنے میری محبت کیوجہ سے اُس سے محبت کی اور جسنے اُس سے بغض رکھا پس میرے بغض کیوجہ سے اُس سے بغض رکھا۔

عن سلمان قال قال رسول اللہ کنت انا وعلی نورا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق اٰدم باربعۃ الاف عام فلما خلق اٰدم قسم ذٰلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی (اخرجہ احمد فی المناقب وعبداللہ بن احمد بن حنبل والخوارزمی وابن عساکر وابن المغازلی عنہ وعن ابی ذر) (ارجح)

سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ میں اور علی چار ہزار سال قبل خلقت آدم کے خدا کے سامنے ایک نور تھے پس جبکہ آدم کو خلق کیا تو اُس نور کو دو جزوں پر تقسیم کیا پس ایک جزو میں ہوں اور ایک جزو علی (یہی روایت احمد نے مناقب میں اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اور خوارزمی اور ابن عساکر اور ابن مغازلی نے بھی سلمان سے اور ابوذر سے روایت کی (ارجح)

عن سلمان قال قال ص خلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اٰدم باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ اٰدم سلک ذٰلک النور فی صلبہ فلم نزل فی شئ واحد حتی افترقنا فی صلب عبدالمطلب ففی النبوۃ

سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ چار ہزار برس قبل آدم کی خلقت سے میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو وہ نور صلب آدم میں ملا گیا پس ہم ہمیشہ ایک ہی مقام پر جمع رہے یہانتک کہ صلب عبدالمطلب

آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی قبل ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جب آدم پیدا ہوئے
صلبہ ثم نقلنا من کرام الاصلاب تو ہمارا نور انکے صلب میں چلا گیا پھر وہ نور بزرگ
الی مطہرات الارحام حتی صرنا فی اصلاب سے پاکیزہ ارحام کیطرف منتقل ہوتا رہا
صلب عبدالمطلب ثم انقسمنا نصفین یہاں تک کہ عبدالمطلب کے صلب میں پہنچا پھر
فصرت فی صلب عبداللہ وصار علی ہمارے نور کے دو ٹکڑے کئے گئے میرا نور عبداللہ کے
فی صلب ابیطالب واختارنی بالنبوۃ صلب میں اور علی کا نور صلب ابوطالب میں چلا گیا
واختار علیا بالشجاعۃ والعلم والفصاحۃ پس خدا نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت
واشتق لنا اسمین من اسمائہ فاللہ محمود وعلم وفصاحت کے ساتھ منتخب فرمایا اور ہمارے
وانا محمد واللہ الاعلیٰ وھذا علی دونوں کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا پس خدا
ارجح المطالب وکتاب الشفا ابن السبوع الاندلسی محمود ہے اور میں محمد ہوں اور خدا اعلیٰ ہے اور یہ علی ہے
عن الحسین بن علی عن ابیہ قال قال رسول امام حسین علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار حضرت علی سے
اللہ کنت انا وعلی نورا بین یدی اللہ تعالیٰ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا
من قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف میں اور علی چودہ ہزار برس قبل خلقت آدم
عام فلما خلق اللہ آدم سلک ذلک النور خدا کے سامنے ایک نور تھے تب خدا نے آدم کو
فی صلبہ فلم یزل اللہ ینقلہ من صلب پیدا کیا تو وہ نور صلب آدم میں چلا گیا پھر پروردگار
الی صلب حتی اقرہ فی صلب عبدالمطلب عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب سے دوسرے صلب
فقسمہ نصفین قسم فی صلب عبداللہ میں منتقل کرتا رہا یہاں تک عبدالمطلب کی پشت
وقسم فی صلب ابیطالب فعلی میں جاکر اس نور نے قرار پکڑا پھر خدا نے اسکے
منی وانا منہ لحمہ لحمی ودمہ دمی دو حصے کئے ایک حصہ صلب عبداللہ میں اور دوسرا

احبہ فبحبی احبہ ومن ابغضہ فببغضی صلب ابوطالب میں منتقل ہوا پس علی مجھ سے
البغضہ (ارحجر) ہے اور میں علی سے ہوں اُسکا گوشت میرا گوشت ہے
اور اسکا خون میرا خون ہے جسنے اُس سے محبت کی
پس اُسنے میری محبت کیوجہ سے اُس سے محبت کی اور
جسنے اُس سے بغض رکھا پس میرے بغض کیوجہ سے اُس
سے بغض رکھا۔

عن سلمان قال قال رسول اللہ کنت انا سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے
وعلی نوراً بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق کہ میں اور علی چار ہزار سال قبل خلقت آدم کے خدا کے
آدم باربعۃ الاف عام فلما خلق آدم قسم سامنے ایک نور تھے پس جبکہ آدم کو خلق کیا تو اُس
ذٰلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی (اخرجہ نور کو دو جزوں پر تقسیم کیا پس ایک جزو میں ہوں
احمد فی المناقب وعبداللہ بن احمد بن حنبل اور ایک جزو علی (یہی روایت احمد نے مناقب میں
والخوارزمی وابن عساکر وابن المغازلی عنہ اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اور خوارزمی اور
وعن ابی ذر) (ارحجر) ابن عساکر اور ابن مغازلی نے بھی سلمان سے اور
ابوذر سے روایت کی (ارحجر)

عن سلمان قال قال ص خلقت انا وعلی سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے
من نور واحد قبل ان یخلق آدم باربعۃ کہ چار ہزار برس قبل آدم کی خلقت سے میں اور علی
الف عام فلما خلق اللہ آدم سلک ذٰلک ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جب خدا نے آدم کو پیدا
النور فی صلبہ فلم نزل فی شئ واحد حتی کیا تو وہ نور صلب آدم میں ملا گیا پس ہم ہمیشہ
افترقنا فی صلب عبدالمطلب ففیّ النبوۃ ایک ہی مقام پر جمع رہے یہانتک کہ صلب عبدالمطلب

وفي علي الخلافة (فردوس الاخبار)

میں جدا ہوگئے پس مجھ میں نبوت اور علی میں خلافت ہے (فردوس الاخبار)

عن سلمان قال سمعت رسول الله يقول خلقت انا وعلي من نور عن يمين العرش نسبح الله ونقدسه من قبل ان يخلق الله آدم بأربعة عشر الف سنة فلما خلق الله آدم نقلنا الى اصلاب الرجال وارحام النساء الطاهرات ثم نقلنا الى صلب عبد المطلب وقسمنا بنصفين فجعل النصف في صلب عبد الله وجعل النصف في صلب ابي طالب فخلقت من ذلك النصف وخلق علي من النصف الآخر واشتق لنا من اسمائه اسماء فالله محمود وانا محمد والله الاعلى واخي علي والله فاطر وابنتي فاطمة والله محسن وابناي الحسن والحسين فكان اسمي في الرسالة وكان اسمه في الخلافة والشجاعة فانا رسول الله وعلي سيف الله (الخصائص العلوية)

سلمان سے روایت ہے سلمان کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور علی عرش کی دہنی جانب ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں ہم چودہ ہزار سال قبل خلقت آدم کے تسبیح۔ تقدیس خدا کرتے تھے جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہمکو اصلاب مطہرہ اور ارحام طاہرہ کی طرف منتقل فرمایا پھر صلب عبد المطلب کی طرف منتقل کرکے ہمارے نور کے دو حصے کیے نصف صلب عبد اللہ میں اور نصف صلب ابو طالب میں۔ ایک نصف سے میں پیدا ہوا اور دوسرے سے علی۔ اور خدا نے ہمارے ناموں کو اپنے نام سے مشتق کیا پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور خدا اعلیٰ ہے اور میرا بھائی علی ہے خدا فاطر ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ محسن ہے اور میرے فرزند حسن و حسین ہیں پس میرا نام رسالت میں اور علی کا نام خلافت و شجاعت میں درج کیا میں رسول اللہ ہوں اور علی سیف اللہ (خصائص العلویہ)

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله انا

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا جناب رسالتمآب نے

وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی (ارجح المطالب)

کہ میں اور علی ایک شجرے سے ہیں اور باقی لوگ مختلف شجروں سے ہیں۔ (ارجح المطالب)

عن علی قال قال رسول اللہ اشبھت خلقی وخلقی وانت من شجرتی التی انا منھا (فضائل الصحابہ)

امیرالمومنین نے فرمایا کہ فرمایا رسالتمآب نے اے علی تیرا خُلق اور خلقت میرے مشابہ ہے اور جس شجرے میں ہوں اُسی شجرے سے تو ہے۔

عن جابر بن عبداللہ عن النبیؐ قال ان اللہ عزوجل انزل قطعۃ من نور فاسکنھا فی صلب آدم فساقھا حتی قسمھا جزئین جزءا فی صلب عبداللہ وجزءا فی صلب ابیطالب فاخرجنی نبیا واخرج علیا وصیا (ارجح المطالب)

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے ایک نور کا ٹکڑا آسمان سے نازل فرمایا اور اُسکے آدم کے صلب میں ٹھیرایا پھر آدم کے صلب سے آگے بڑھایا یہانتک کہ دو جزوں پر اُسکو تقسیم کیا ایک جزو کو صلب عبداللہ میں رکھا اور ایک جزو کو صلب ابوطالب میں پس مجھ کو نبی اور علی کو وصی بنا کر نکالا۔ (ارجح المطالب)

مواخاۃ علی ورسول

اجلۂ علماء اہلسنت معترف ہیں کہ جناب رسالتمآب نے اپنے اور علیؑ کے درمیان بھائی بندی قائم کی تھی چنانچہ تاریخ بلاذری اور سلامی وغیرہ میں ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیہ انما المومنون اخوۃ نازل ہوئی تو جناب رسالتمآب نے اصحاب میں سے جو شخص شکل و صورت و عادت و سیرت میں کسی دوسرے سے مشابہ تھا ان دونوں میں مواخاۃ قائم کی۔ ابوبکر و عمر کے درمیان۔ عثمان و عبدالرحمن کے درمیان۔ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید کے درمیان۔ طلحہ و زبیر کے درمیان۔ ابو عبیدہ

اور سعد بن معاذ کے درمیان بمصعب بن عمیر اور ابو ایوب انصاری کے درمیان۔ ابوذر و ابن مسعود کے درمیان۔ سلمان و حذیفہ کے درمیان۔ حمزہ و زید بن حارثہ کے درمیان۔ ابو درداء و بلال کے درمیان۔ جعفر طیار و معاذ بن جبل کے درمیان۔ مقداد و عمار کے درمیان۔ عائشہ و حفصہ کے درمیان۔ زینب بنت جحش اور میمونہ کے درمیان۔ ام سلمہ و صفیہ کے درمیان مواخاۃ قائم کی یہانتک کہ علیؑ حسب مراتب و مدارج تمام اصحاب میں مواخاۃ قرار دی اور علیؑ کو یہ کہکر اپنا بھائی بنایا کہ انت اخی وانا اخوک یا علی

اور یہ روایت یوں بھی وارد ہے کہ امیرالمومنینؑ نے عرض کیا۔ یا حضرت آپ نے تمام اصحاب کے درمیان مواخات قرار دی اور مجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا انت اخی اما ترضی ان تدعی اذا دعیتُ وتدخل الجنۃ اذا دخلتُ قال بلٰی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اے علی تم میرے بھائی ہو کیا تم راضی نہیں ہو کہ جسوقت میں پکارا جاؤں تم بھی پکارے جاؤ اور جب میں جنت میں داخل ہوں تو تم بھی اُسیوقت جنت میں داخل ہو علی نے کہا کہ ہاں یا حضرت میں راضی ہوں (تاریخ بلاذری)

ابن عمر و زید بن حارثہ سے روایت ہے یہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآبؐ نے اپنے اصحاب کے درمیان اخوت قرار دی اور علی کو چھوڑ دیا علی آئے (اور اس صورت سے آئے) کہ علی کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان اخوت قرار دی ہے اور مجھ کو کسی کا بھائی نہیں بنایا جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ انت اخی فی الدنیا والاٰخرۃ تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے (ترمذی وغیرہ)

ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ علی کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انت اخی فی الدنیا والاخرۃ و وزیری و وارثی یعنی تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور میرا وزیر و وارث ہے (اربعین)

ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ علی اکثر منبر پر کہا کرتے تھے کہ انا عبد اللہ واخو رسول اللہ لا یقولہا بعدی الا الکذاب یعنی میں بندۂ اللہ ہوں اور رسول اللہ کا بھائی ہوں یہ دعوی میرے بعد کوئی نہ کریگا مگر وہ جو جھوٹا ہوگا (مناقب ابو اسحق)

محبت کیلئے علیؑ کا انتخاب

عن جمیع بن عمیر التیمی قال دخلت مع عمتی علی ام المؤمنین عائشۃ فسألت ای الناس کان احب الی رسول قالت عن النساء فاطمۃ ومن الرجال زوجھا

جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ ام المومنین عائشہؓ کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ لوگوں میں رسول اللہ کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا کہا عورتوں میں سے فاطمہ اور مردوں میں سے فاطمہ کا شوہر

(ترمذی)

عن بریدۃ قال کان احب النساء الی رسول اللہ فاطمۃ ومن الرجال علی (ترمذی)

بریدہ سے روایت ہے کہ سب عورتوں میں زیادہ محبوب آپ کو فاطمہ تھیں اور مردوں میں علی

عن مجمع قال دخلت مع امی علی عائشۃ د سألتھا عن مسیرھا یوم الجمل فقالت کان قدرا عن اللہ فسألتھا من علی قال عن احب الناس الی رسول اللہ (ریاض النضرہ)

مجمع سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا اور جنگ جمل کی وجہ پوچھی تو کہا کہ یہ تقدیر خدا تھی پھر علی کے بارے میں سوال کیا تو کہا کہ تو نے ایسے شخص کی نسبت پوچھا ہے جو رسول اللہ کو سب سے زیادہ محبوب تھا

عن معاویہ بن ثعلبہ قال جاء رجل الی ابی ذر وھو فی المسجد رسول اللہ فقال

معاویہ بن ثعلبہ کہتا ہے کہ ایک مرد مسجد رسول اللہ میں ابوذر کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوذر کیا تم مجھ کو

یا اباذر الا تخبرنی باحب الناس الیک فانی خبر نہیں دے سکتے کہ تمام لوگوں میں زیادہ تمکو کون محبوب ہے
اعرف ان احب الناس الیک احبہم الی اسلئے کہ میں جانتا ہوں کہ جو تمکو زیادہ محبوب ہوگا
رسول اللہ قال ای و رب الکعبۃ احبہم وہی رسول کو زیادہ محبوب ہوگا ابوذر نے کہا کہ رب
الی رسول اللہ ہو فالتا الشیخ واشار کعبہ زیادہ محبوب رسول کو یہ شیخ تھا اور علی کیطرف
الی علی (ریاض) اشارہ کیا

جس نے علی کو چھوڑا اسنے رسول کو چھوڑا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ من فارق ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا
علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارق اللہ کہ جسنے علی کو چھوڑا اسنے تحقیق کہ مجھ کو چھوڑا اور جس نے
(ارجح) مجھ کو چھوڑا اسنے خدا کو چھوڑا

یہی حدیث بعینہ مسند میں بھی نقل ہے (احمد بن حنبل)

جسنے علی کی شان گھٹائی اسنے رسول کی شان گھٹائی

عن بریدۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ من بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ جسنے
ینقص علیا فقد ینقضی (فردوس الاخبار) علی کی شان گھٹائی اسنے میری شان گھٹائی۔

جسنے علی سے حسد کیا اسنے حضرت سے حسد کیا

عن انس قال قال رسول اللہ صلعم من حسد انس سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ جسنے علی سے
علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (ارجح) حسد کیا اسنے مجھ سے حسد کیا اور جسنے مجھ سے حسد کیا وہ کافر

علی کی اطاعت رسول کی اطاعت

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیاً فقد اطاعنی ومن عصاہ فقد عصانی (ارجح)

ابوذر سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اسنے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اسنے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے علی کی اطاعت کی اسنے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی اُسنے میری نافرمانی کی

علی کو ایذا دینا حضرت کو ایذا دینا ہے

عن عمر بن شاس الاسلمی (کان من اصحاب الحدیبیہ) قال خرجت مع علی الی الیمن فجفانی فی سفرہ فلما قدمت اظہرت شکایتہ فی المسجد حتی بلغ رسول اللہ فی ناس من اصحابہ فلما رآنی قال یا عمر واللہ لقد اذیتنی قلت اعوذ باللہ من اذیتک یارسول اللہ فقال بلی من اذی علیاً فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ

(مسند احمد حنبل)

عمر بن شاس اسلمی جو اصحاب حدیبیہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں علی کے ساتھ یمن کو گیا سفر میں مجھ کو اُن سے کچھ رنج پہنچا جب مدینہ میں واپس ہوا تو مسجد میں بیٹھکر لوگوں سے علی کی شکایت کی یہاں تک کہ رسول اللہ صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تشریف لائے اور مجھ کو دیکھ کر فرمایا کہ اے عمر واللہ تو نے مجھ کو اذیت دی میں نے کہا معاذ اللہ یا حضرت آپ کو کون اذیت دیسکتا ہے فرمایا ہاں جس نے علی کو ایذا دی اسنے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھ کو

ایذا دی اسنے خدا کو ایذا دی۔

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ من اذی علیا فقد اذانی (احمد)

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا جس نے علی کو ایذا دی اسنے مجھ کو اذیت دی

علی کو بُرا کہنا حضرت کو بُرا کہنا ہے

عن ام المؤمنین ام سلمہ قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من سب علیا فقد سبنی (مسند احمد بن حنبل)

ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ جس نے علی کو برا کہا اُسنے مجھ کو برا کہا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ ادخلہ النار ولہ عذاب مھین (فردوس الاخبار)

ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا جس نے علی کو بُرا کہا اسنے مجھ کو بُرا کہا اور جس نے مجھ کو بُرا کہا اُسنے خدا کو بُرا کہا اور جس نے خدا کو بُرا کہا خدا اُسکو دوزخ میں ڈالیگا اور اسکے لئے سخت عذاب ہے

جسنے علیؑ پر غضب کیا اسنے حضرت پر غضب کیا

عن ام سلمہ قالت اشہد انی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن اغضب علیا فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ (مسند احمد حنبل)

ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتی ہوں میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علی کو دوست رکھا اُسنے مجھ کو دوست رکھا اور جسنے مجھ کو دوست رکھا اُسنے خدا کو دوست رکھا اور جسنے علی پر غضب کیا اسنے مجھ پر غضب کیا اور جسنے مجھ پر غضب کیا اُسنے

پر غضب کیا۔

علیؑ کا اور حضرتؐ کا گوشت و خون ایک ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللهؐ لام سلمة یا ام سلمة ان علیا لحمه لحمی و دمه دمی وهو منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی
ارجح

ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے ام سلمہ سے فرمایا کہ ای ام سلمہ علیؑ کا گوشت میرا گوشت ہے اور علیؑ کا خون میرا خون ہے اور وہ مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہے موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں

عن علی قال قال رسول الله یوم فتحت الخیبر انت باب علی وان ولدک ولدی ولحمک لحمی ودمک دمی
ارجح

امیر المومنین سے روایت ہے کہ جس روز میں نے خیبر کو فتح کیا اس روز رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا کہ ای علیؑ تو میرے علم کا دروازہ ہے اور تیرے بیٹے میرے بیٹے ہیں اور تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے۔

علیؑ کا رازدار رسولؐ اللہ ہونا

عن سلمان الفارسی قال قال رسول الله علی بن ابیطالب صاحب سری

سلمان فارسی سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے (فردوس الاخبار) فرمایا کہ علی بن ابیطالب میرا رازدار ہے

جنت میں علیؑ کا اور رسول اللہؐ کا ایک گھر میں ہونا

عن زید ان النبیؐ قال لعلی انت معی فی قصری

زید سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین سے

فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی رسالتمآب نے فرمایا کہ اے علی تم جنت میں میری بیٹی
ثم تلا رسول اللہ اخوانا علی سرر متقابلین فاطمہ کے ساتھ میرے قصر میں ہوگے اور تم میرے بھائی
(ارحج) اور رفیق ہو پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی اخوانا
علی سرر متقابلین

علی رسول اللہ سے اور رسول اللہ علی سے

عن حبشی بن جنادۃ کان قد شھد حبشی ابن جنادہ سے روایت ہے (حجۃ الوداع میں
حجۃ الوداع قال سمعت رسول اللہ یقول موجود تھے) کہ میں نے رسالتمآب سے حجۃ الوداع
ذلک الیوم علی منی وانا منہ ولا یقضی کے دن سنا ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں
دینی سواہ (ترمذی) اور سوائے علی کے کوئی میرے قرض کو ادا نہیں کریگا

عن ابی رافع قال لما قصد صاحب لواء ابو رافع سے روایت ہے کہ جب یوم احد مشرکین کے
المشرکین یوم احد رسول اللہ فداہ علی بنفسہ علمدار نے حضرت پر حملہ کیا تو جناب امیر نے اپنی جان
وحمل علی صاحب اللواء فقتلہ فنزل جبرئیل فدا کرکے اس علمدار پر حملہ کیا اور اس کو قتل کیا جبرئیل
فقال یا محمد ان ھی المواساۃ فقال رسول نازل ہوئے اور کہا یا حضرت ہمدردی ایسی ہوتی ہے
اللہ علی منی وانا منہ فقال جبرئیل انا منکما آپ نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں
(ارحج) پس جبرئیل نے کہا کہ میں تم دونوں سے ہوں۔

زہری تذکرہ خواص الامہ میں اس حدیث پر نوٹ لکھتے ہیں کہ
انما قال جبرئیل ان ھذہ لھی المواساۃ لان زہری لکھتے ہیں کہ جبرئیل کا یہ کہنا کہ ہمدردی ایسی ہوتی ہے اسلئے
الناس فروا عن رسول اللہ یوم احد تذکرۃ خواص تھا کہ احد کے دن رسول اللہ کے پاس سے لوگ بھاگ گئے

علیؑ کا نظیرِ رسول ہونا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ — انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب

ما من نبی الا ولہ نظیر فی امتہ فعلی نظیری — نے فرمایا کہ ہر نبی کی نظیر اسکی امت میں ہوتی رہتی

(فردوس الاخبار) — ہے بس علی میری نظیر ہے۔

علیؑ کا بمنزلہ راس رسول ہونا

عن براء بن عازب قال قال رسول اللہ — براء بن عازب سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآبؐ

علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی — نے فرمایا کہ علی مجھ سے ایسا ہے کہ جیسا سر میرے جسم سے

ارجح

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ علی منی — ابن عباس سے روایت ہے کہ رسالتمآب نے فرمایا

مثل راسی من بدنی (فردوس الاخبار) — کہ علی مجھ سے مثل میرے سر کے ہے میرے بدن سے

علیؑ کا نفس رسول کا نفس تھا

عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت — سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب آیہ فقل تعالوا

ھذہ الآیہ فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم الخ — نازل ہوئی تو رسول اللہ نے علیؑ و فاطمہؑ و

وانفسنا الخ دعا رسول اللہ علیا وفاطمۃ — حسنؑ و حسینؑ کو بلا کر کہا کہ یا لنے والے یہ میرے

وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء — اہلبیت ہیں۔

اھلبیتی (ترمذی)، مسند احمد بن حنبل

عن جابر بن عبداللہ قال انفسنا محمد و علی وابنائنا الحسن والحسین ونسائنا فاطمۃ

ارجح

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے محمدؐ اور علیؑ اور ابنائنا سے حسنین علیہما السلام اور نسائنا سے فاطمہؑ مراد ہیں

عن ام المؤمنین عائشۃ قالت یا رسول اللہ من خیر الناس بعدک قال ابوبکر قالت ثم قال عمر قالت فاطمۃ الا تقول فی علی شیئا قال علی نفسی (خصائص العلویہ)

عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسالتمآبؐ سے عرض کیا کہ یا حضرت آپکے بعد لوگوں میں کون بہتر ہے حضرتؐ نے فرمایا ابوبکرؓ پھر عرض کیا ابوبکرؓ کے بعد فرمایا عمرؓ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا کہ آپ علیؑ کے بارے میں کچھ ارشاد نہیں فرماتے فرمایا وہ تو میری جان ہے

امام فخرالدین رازی نے اس حدیث کو اپنی کتاب اربعین فی اصول الدین میں نقل کر کے اس پر نوٹ لکھا ہے۔

ثبت بالاخبار الصحیحۃ ان المراد من قولہ تعالیٰ وانفسنا ھو علی ومعلوم انہ یمتنع ان یکون نفس علی ھو نفس محمد بعینہ فلابد ان یکون المراد ھو المساواۃ وھذا یفید ان کل ما حصل لمحمد من الفضائل والمناقب قد حصل مثلہ لعلی ما وراء صفۃ النبوۃ ثم لا شک ان محمدا افضل الخلق فی سائر الفضائل فلما کان علیا مستویا فی تلک الصفات

یعنی اخبار صحیحہ سے ثابت ہے کہ آیہ مباہلہ میں انفسنا سے علیؑ مراد ہیں اور یہ معلوم ہے کہ نفس علیؑ بعینہ نفس محمدؐ نہیں ہو سکتا پس یہاں دونوں نفسوں کی مساوات مراد ہے اور اس سے یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ جو فضائل و مناقب رسالتمآبؐ کی ذات میں تھے وہی فضائل علیؑ کو بھی حاصل تھے سوائے نبوت کے اور اسمیں شک نہیں کہ رسالتمآبؐ تمام فضائل میں تمام مخلوق سے افضل تھے پس جب ان صفات میں علیؑ آنحضرتؐ کے مساوی تھے تو یہ ضرور ماننا پڑیگا کہ علیؑ بھی افضل البشر تھے۔

ان یکون افضل الخلق (کتاب الاربعین)

(حقیر مولف) اسقدر مساوات تھی علی میں اور رسول میں کہ فخر الدین رازی جو اہلسنت کے امام ہیں وہ بھی علی کو رسول کے مناقب و فضائل میں مساوی اور رسول کے بعد خیر البشر تسلیم کر رہے ہیں ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کہ رسول کی جانشینی کا کون اہل و مستحق تھا اور کون کار نبوت کو انجام دے سکتا تھا اس قسم کی ہزارہا احادیث ہیں جنکا یہ مختصر رسالہ تو کیا اگر ایسے ایسے سیکڑوں رسالے ہوں تو بھی ناکافی ہونگے میں بوجہ اختصار اس بحث کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ حصہ اول میں احادیث نبوی سے خلافت علوی ثابت کر چکا ہوں اس حصہ میں صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ جناب رسالتمآب نے علی کو کہاں کہاں اور کس کس مقام پر جانشین بنایا اور کس کے حکم سے بنایا۔

پہلا وقت

یہ وہ زمانہ تھا کہ رسالتمآب کو مبعوث برسالت ہوئے تین سال گذر چکے تھے مگر آپ نے اعلان رسالت نہیں کیا تھا اسلئے کہ گروہ عرب میں سوائے ایک ذات علی کے کوئی اپنا ہم خیال نہ تھا تمام گروہ جانی دشمن، عادات و اخلاق بالکل مخالف افعال و اطوار میں تضاد رسالتمآب کا مذہب توحید اور گروہ عرب کا مسلک شرک رسالتمآب خدا پرست اور گروہ عرب صنم پرست جانتے تھے کہ اعلان رسالت میں مجھے مصائب و شدائد در پیش آئینگے میں تن تنہا اور یہ ہزارہا اسی حالت میں آپ نے تین سال گذارے یہانتک کہ آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی یعنی اے رسول کلمہ رسالت کو اب یوں انجام دو کہ پہلے اپنے قرابتداروں کو ڈراؤ اپنے قرابتداروں کے سامنے اعلان رسالت کرو اپنے قرابتداروں کو راہ راست پر لا کر پھر عام دعوت دینا۔

یہ پیام الٰہی سنکر رسالتمآب ہدایت قوم پر آمادہ ہوئے علی کو حکم دیا کہ ایک صاع طعام اور ران بکری تیار کرو

اور ایک ران گوسفند کی پکاؤ ایک کاسہ شیر مہیا کرو اور تمام اولاد عبد المطلب کو دعوت دو کہ ضیافت کھانے کو خانہ ابو طالب میں جمع ہوں علی نے سب سامان درست کیا اور اولاد عبد المطلب سے کہلا بھیجا کہ کل صبح تمہاری دعوت ہے۔

غرضکہ دوسرے روز سب لوگ خانۂ ابو طالب میں آئے اور سب نے بطریق جاہلیت سلام کیا حضرت نے موافق حکم اسلام جواب سلام دیا یہ جواب اولاد عبد المطلب کو نہایت ناگوار ہوا علی نے شوربے میں روٹی ٹکڑے کر ادیکا شیر بھر کر سب کے آگے لا رکھا رسالتمآب نے اپنا دست مبارک کھانے پر رکھا اور فرمایا کہ بسم اللہ کرو اور بنام خدا نوش جان کر و جواب سلام تو گراں گزرا ہی تھا مگر انکے لئے یہ دوسرا تازیانہ تھا کہ بنام خدا نوش جان کرو لیکن چونکہ بھوکے زیادہ تھے کھانے میں مصروف ہوئے اور اس وقت کوئی جواب اسکا رسالتمآب کو نہ دیا سب کھانا کھا کر سیر ہو گئے لیکن کھانا بدستور رہا اتنا قلیل کھانا اور کثیر جماعت مگر کھانے میں کچھ بھی کمی نہوئی جسقدر تھا اسیقدر بچ بھی رہا اب رسالتمآب نے چاہا کہ کلام شروع کریں مگر ابو لہب نے سبقت کر کے کہا کہ تم نے دیکھا کہ تمہارے صاحب نے تم پر کیا جادو کیا کہ طعام قلیل سے تم کو سیر کردیا اور کھانا ہنوز باقی ہے حالانکہ تم میں سے ہر ایک ایک بکرا سالم اور ایک براہ سہ شیر کھا پی لیتا ہے تب بھی سیر نہیں ہوتا یہ محمد کا جادو ہے کہ اسقدر مقدار قلیل سے اتنے مجمع کو سیر کردیا چونکہ آج ابو لہب نے سبقت کی تھی مصلحتاً رسالتمآب نے اس روز کچھ کلام نہ لیا یہ لوگ جیسے آئے تھے ویسے ہی لوٹ گئے رسالتمآب نے فرمایا کہ ای علی دیکھا تم نے کہ اس مرد نے کیسی سبقت کی میں نے اسی وجہ سے کلام نہیں کیا کل پھر تم اسیقدر کھانا تیار کرو اور ان لوگوں کو بلاؤ تاکہ اپنی رسالت کو ان تک پہنچاؤں اور حجت تمام کروں دوسرے روز علی نے پھر کھانا تیار کیا اور اس گروہ کی دعوت کی سب لوگ جمع ہوئے اور سب نے مثل یوم گذشتہ آج بھی خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور کھانا پھر باربار حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے اولاد عبد المطلب میں نہیں گمان

کرتا کہ عرب میں سے کوئی شخص اپنے قوم و قبیلہ کے لئے ایسی شئے لایا ہو جو اس سے بہتر ہو جو میں تمہارے لئے لایا ہوں تحقیقکہ میں دنیا و آخرت کی بھلائی تمہارے لئے لایا ہوں اگر تم وحدانیت و رسالت کا اقرار کروگے تو حقتعالی دنیا میں تمہارے لئے قیصر و کسرے کے خزانے کھولدیگا اور آخرت میں جنت الخلد تمہارا مسکن و مقام ہوگا اگر وحدانیت خدا اور میری رسالت کا اقرار کرو ایسا اتنا کہ اگر میں تم کو خبر دوں کہ تمہارا دشمن اس پہاڑ کے پیچھے چھپا ہوا گھات لگا رہا ہے کہ صبح و شام میں تمپر آن پڑے تو تم اس امر میں میری تصدیق کروگے یا جھٹلاؤگے سب نے کہا کہ تصدیق کرینگے اسلئے کہ تم ہمارے درمیان راست گو ہو پھر آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ ... خیر خواہ اسکے ساتھ دروغگوئی نہیں کرتا۔

تحقیقکہ حقتعالی نے مجھ کو پیغمبری خلائق پر بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ سب سے پہلے اپنے عزیز و اقارب کو اسلام کیطرف دعوت دوں اور عذاب آخرت سے ڈراؤں پس تم میرے قریبی رشتہ دار ہو جو کھانا کہ تم نے ابھی یہاں کھایا اسمیں میرا معجزہ دیکھ لیا یہ مائدہ بنی اسرائیل سے کم نہیں جو اسکو کھاکر مجھ پر ایمان نہ لائیگا خداوند عالم اسکو عذاب ... شدید میں مبتلا کریگا ای پسران عبد المطلب تم پر مخفی نہ رہے کہ پروردگار عالم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ اسکے اہل میں سے ایک شخص کو وہی وارث مقرر فرمایا ہے پس جو شخص تم لوگوں میں سے ہے پہلے مجھ پر ایمان لائیگا وہی میرا بھائی و وارث و وصی و خلیفہ ہوگا اور وہ مرتبہ اسکا ہوگا جو ہارون کو موسیٰ کے تھا پس تم میں سے کون سبقت کرتا ہے میری بیعت پر تاکہ میرا معین و مددگار ہو میرے مخالفوں پر اور میرا بھائی اور وصی و خلیفہ ہو اور وہی میری طرف سے تبلیغ رسالت کرے اور میرے قرضوں کو ادا کرے رسالتمآب فرماتے تھے اور حاضرین بالکل خاموش تھے جب آپ نے کلام کو تمام کیا تو علی اٹھے اور عرض کی کہ جس شخص پر آپ چاہیں میں آپکی بیعت کرتا ہوں جو حکم آپ کرینگے میں اسکی اطاعت کرونگا آپ نے فرمایا کہ

ای علی بیٹھ جاؤ شاید ان لوگوں میں سے کوئی اٹھے جو تم سے سن میں بڑے ہیں یہ سنکر حضرت علی بیٹھ گئے دوبارہ پھر آپ نے کلام کو دہرایا مگر سوائے علی کے کوئی نہ اُٹھا۔ اور آپ نے اٹھکر پھر وہی کلمات عرض کئے کہ جس شرط پر آپ چاہیں میں بیعت کرتا ہوں یہانتک کہ علی تین مرتبہ اٹھے اور باقی حاضرین میں سے کوئی نہ اٹھا تیسری مرتبہ علی کو قریب بلایا آپ سے بیعت کی اور گردن پر دست مبارک رکھکر ارشاد کیا کہ میرا بھائی اور وصی اور میرا خلیفہ تمہارے درمیان اسکی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو۔

دوسرا وقت

دوسرا وقت کہ جب جناب رسالتمآب نے علی کو اپنا جانشین بنایا وہ ہجرت ہے۔ چنانچہ کمال الدین ابن طلحہ شافعی مطالب السئول میں اور علامہ بن یوسف کفایت الطالب میں لکھتے ہیں کہ جب قریش نے دیکھا کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے تو رسالتمآب کی ایذا رسانی پر آمادہ ہوئے اور سب جمع ہوکر آپس میں رائے کرنے لگے کہ محمد کے بارے میں کیا کیا جائے شیطان شیخ نجدی کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ مجھ کو تمہارے مشورہ کا حال معلوم ہوا ہے میں بھی اسی ارادے سے تمہارے پاس آیا ہوں تم مجھ سے کوئی نیک صلاح نہ چھپاؤ قریش نے اسکو اپنے مجمع میں داخل کرلیا اور سب دارالندوہ میں جاکر جمع ہوئے عقبہ بن ربیعہ بولا کہ میری رائے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مکان میں بند کرنا چاہئے کہ جسمیں کوئی سوراخ نہو جس سے انکو کھانا پینا پہنچ سکے پھر انکی وفات کا امیدوار رہنا چاہئے شیخ نجدی نے کہا کہ یہ رائے درست نہیں ہے اسلئے کہ انکے کنبہ کو محبت پیدا ہو جائے گی اور تم سے برسر پرخاش ہو جائینگے سب نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہے شیبہ بن ربیعہ نے کہا میری یہ رائے ہے کہ محمد کو ایسے اونٹ پر جسکو تم نے اکیلا چھوڑ کر سرکش بنالیا ہو سوار کرکے بیابان میں چھوڑ دو وہ وحشی بدؤں کے گروہ میں جا پڑینگے اور بدو ان کو قتل کر ڈالیں گے بس

اُنکا خون غیر لوگوں کے ہاتھوں سے ہوگا اور تم بچ جاؤ گے شیطان نے کہا کہ یہ رائے بھی درست نہیں ہے تم ایسے آدمی پر اعتبار کرتے ہو جس نے کہ تمہاری قوم کے جاہلوں اور نادانوں کو بگاڑ رکھا ہے تم اسکو غیروں کیطرف بھیجتے ہو تا کہ انکو بھی بگاڑ کر اپنا پیرو بنالے حالانکہ تم اسکی شیریں بیانی اور تیز زبانی اور دلجوئی کو خوب جانتے ہو واللہ اگر تم نے ایسا کیا تو محمد تمام لوگوں کو جمع کر کے تم سے جنگ کریگا اور تم کو تمہارے شہر سے نکالدیگا اور تمہارے شرفا کو مار ڈالیگا تمام کمیٹی نے اس بوڑھے کی تصدیق کی۔

ابوجہل نے کہا کہ میں تم کو ایک ایسی رائے بتاتا ہوں کہ اسکے سوا کوئی صائب رائے نہیں تم قبائل قریش میں سے ہر ہر قبیلہ کا ایک ایک نوجوان منتخب کرلو اور اُنکو تلواریں دیدو وہ سب مجتمع ہو کر محمد پر ایسی ضرب لگائیں کہ ایک آدمی کی ضرب سمجھی جائے جب ایسا کروگے تو اُنکا خون تمام قبیلوں میں متفرق ہو جائیگا اور بنی ہاشم انتقام کی قوت نہ پاکر دیت پر رضامند ہو جائیں گے دیت ادا کردی جائے گی شیخ نجدی نے کہا کہ یہ رائے بہت ٹھیک ہے یہ رائے کر کے سب وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اِدھر قریش اس ارادے سے اُٹھے اور اُدھر جبرئیل آئے اور عرض کیا کہ آج یہ مشورہ ہوا ہے لہذا حکم خدا ہے کہ آپ آج ہجرت کر جائیں اور اپنے بستر پر علی کو سُلا جائیں حضرت نے علی کو بلایا اور فرمایا کہ اے علی حکم خدا یوں ہوا ہے کہ میں ہجرت کر جاؤں اور تم میرے بستر پر سو رہو اے علی ہماری ردائے سبز اوڑھ لو اور ہماری امانتوں کو ادا کر دینا۔

(حقیر مولف) اسوقت علی کو بستر پر سُلا کر رسالتمآبؐ دکھا گئے کہ دیکھو جو میری حیات میں میری نیابت کر سکتا ہو اور کر رہا ہے وہی میرے بعد بھی میرا نائب ہوگا اور حضرات بھی انکو رسالتمآب سُلا جاتے مگر نہیں انتخاب کیا تو علی کا انتخاب کیا اور آپ نے ہی نہیں بلکہ خدا نے بھی علی کو ہی منتخب کیا چنانچہ جو نیابت و جانشینی میں کمی رہ گئی تھی اُسکو پورا کیا یعنی یہ کہ جبرئیل رسالتمآبؐ کے پاس

آتے تھے آج آنحضرت کا علی کو جانشین بنانا تھا تو جبرئیل کو بھی علی کے پاس بھیجدیا۔
چنانچہ ثعلبی واحمد بن حنبل وغزالی وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ جس شب علی خوابگاہ رسالت میں آرام کر رہے تھے تو حقتعالی نے جبرئیل ومیکائیل سے خطاب کرکے فرمایا کہ ہم نے تم دونوں میں سلسلۂ اخوت برادری قرار دیا ہے اور تم میں سے ایک کی عمر بہ نسبت دوسرے کے دراز قرار دی تم میں سے کوئی قبول کرتا ہے کہ اسکی عمر کوتاہ اور اسلئے بھائی کی عمر دراز ہو یعنی اپنی جان اپنے بھائی پر قربان کرے کسی نے بخوشی خاطر اسکو قبول نہ کیا پس حقتعالی نے فرمایا کہ تم مثل علی کیوں نہیں ہوتے کہ میں نے اسکو محمد کا بھائی قرار دیا اور رابطۂ اخوت انکے درمیان قائم کیا دیکھو علی محمد کے دشمنوں میں لیٹا ہے اور اپنی جان کو اُسپر فدا کرتا ہے زمین پر جاؤ اور حال علی ابن ابیطالب کو دیکھو اور جاکر دشمنوں سے علی کی حفاظت کرو جبرئیل ومیکائیل آئے جبرئیل سر کیطرف اور میکائیل پیروں کیطرف بیٹھے اور مبارکباد دیکر جاتے تھے کہ ای پسر ابوطالب تمہاری مانند کون ہوسکتا ہے کہ خدا تمہارے سبب سے ملائکہ پر فخر ومباہات کرتا ہے۔
اور اخطب خوارزم نے (جو محدثین اہلسنت سے ہیں) روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ جس شب میں غار میں داخل ہوا اسکی صبح کو جبرئیل خوش خوش میرے پاس آئے میں نے سبب مسرت وشادمانی دریافت کیا تو کہا کہ کیونکر خوش نہوں حالانکہ دیکھا میں نے کہ خدا نے تمہارے بھائی اور وصی اور تمہاری امت کے امام کی عادت کو پسند کیا اور فرشتوں پر مباہات فرمائی کہ ای ملائکہ نظر کرو میرے ولی کیطرف جو زمین پر میرے پیغمبر کے بعد میری حجت ہے کہ کسطرح اپنی جان گرامی پیغمبر پر فدا کر رہا ہے اور اس نعمت کے شکرانہ پر اپنا منہ کو خاک پر رکھے ہوئے ہے پس گواہ کرتا ہوں تم کو کہ وہ پیشوائے خلق اور مولائے جمیع مخلوقات ہے۔

تیسرا وقت

تیسرا وقت :- وہ تھا کہ جب سورۂ برات کی تبلیغ رسالتمآب کو منظور ہوئی اور وہ ایسا زمانہ آیا کہ ہر طرف

کفرہی کفر تھا اور کفار کی حالت یہ تھی کہ جن کپڑوں میں وہ ایکمرتبہ طواف کر لیتے دوبارہ اُن کپڑونکا استعمال اُن کے مذہب میں ممنوع تھا ایک مرتبہ طواف کرکے کپڑے خیرات کر دیتے تھے اگر کسی کو کرایہ پر یا عاریۃً لباس میسر نہوتا تھا تو وہ ننگا طواف کرتا تھا بلکہ خیال تھا کہ جس نے برہنہ ہوکر طواف کیا وہ طفل معصوم کیطرح گناہوں سے پاک وصاف ہوگیا

اتفاقاً اُس زمانہ میں ایک زن حسینہ باہر سے مکہ میں طواف کو آئی اُسکے پاس سوائے ایک لباس کے دوسرا لباس نہ تھا ضرورت ہوئی کہ کرایہ پر یا عاریۃً لباس لے مگر دستیاب نہوا مجبوراً وہ عورت برہنہ ہوکر اور شرمگاہونکو ہاتھ سے چھپا کر طواف میں مشغول ہوئی وہ طواف کر رہی تھی اور لوگ اُسکے حُسن وجمال کو دیکھکر بیہوش ہو رہے تھے بعض لوگوں نے شادی کا بھی پیام دیا عورت نے جوابدیا کہ یہ خیال دل میں بھی نہ لاؤ اسلئے کہ میں شوہر دار ہوں۔

رسالتمآب نے غزوۂ تبوک سے واپس ہوکر ارادۂ حج بیت اللہ کا کیا یہ خبریں بھی تھیں جن سے آپ کو ملال ہوا طبیعت نے مکروہ سمجھا اور نہ چاہا کہ ان پلید رسموں کے ساتھ طواف کیا جائے۔ آپنے سورۂ برأت دیکر ابوبکر کو یکم ذی الحجہ سنہ ۹ھ کو اسطرف بھیجا ابوبکر مسجد ذی الحلیفہ سے احرام باندھکر آگے بڑھے ہی تھے کہ وحی آئی جبرئیل نے آکر بعد سلام ملک علام کیطرف سے یہ پیغام پہنچایا کہ اے رسول ان آیات کو یا تو تم خود پہنچاؤ یا وہ شخص جو تم سے ہی ہو وہ پہنچائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا کہ لا یبلغ عنک الا علی کہ کوئی سوائے علی کے انکو نہ پہنچائے جناب رسالتمآب نے علی کو بلایا اور جابر بن عبداللہ انصاری وغیرہ وغیرہ چند اشخاص آپکے ہمراہ کئے اپنی سواری کا ناقہ عضباء علی کو دیکر فرمایا کہ آیات سورۂ برأت ابوبکر سے لیلو اور تم جاکر حج کے زمانہ میں لوگوں کے سامنے انکو سناؤ ابوبکر کو اختیار ہے کہ خواہ تمہارے ہمراہ حج کریں یا واپس آجائیں اور یہ چار کلمے مشرکوں کو سنادو۔ اول یہ کہ خانۂ خدا میں کوئی داخل نہو جبتک کہ

انکو دیا۔

عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ ابابکر ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ابو بکر کو سورۂ بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا توبہ دیکر مکہ کیطرف بھیجا اور اُنکے پیچھے علی کو روانہ کیا منہ وقال لا یذھب بھا الا رجل من اھل علی نے سورۂ توبہ ابی بکر سے لے لی اور فرمایا جناب رسالتمآب بیتی وھو منی وانا منہ (مسند خصائص النسائی) نے کہ اسکو کوئی نہیں لیجا سکتا مگر وہ جو میرے گھر کا ہو اور وہ مجھ سے ہو اور میں اُس سے ہوں۔

عن علی ان النبی حین بعثہ ببرأۃ قال انی لست امیر المومنین سے روایت ہے کہ جب رسالتمآبؐ نے باللسن ولا بالخطیب قال لا بد لی ان اذھب مجھکو سورۂ برأت دیکر بھیجا تو میں نے عرض کیا نہ تو میں بھا انت قال فانکان ولابد فاذھب انا قال بہت گویا ہوں اور نہ خطیب ہوں تو فرمایا کہ سوائے الطلق فان اللہ یسدد لسانک ویھدی قلبک اسکے کوئی چارہ نہیں کہ اس سورۂ کو یا تو میں خود لیجاؤں قال ثم وضع یدہ علی فمہ (مسند احمد بن حنبل) یا تم لیجاؤ عرض کیا اگر ایسا ہی اور کوئی چارہ ہی نہیں تو میں جاتا ہوں فرمایا کہ جا خدا تیری زبان کو سیدھا کردیگا اور تیرے قلب کو ہدایت کریگا پھر رسالتمآبؐ نے اپنا ہاتھ علی کے منہ پر رکھا۔

اس حدیث پر زہری ایک نوٹ لکھتے ہیں جسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔

کہ رسالتمآب نے علی کو سورۂ برأت دیکر اسلئے بھیجا تھا کہ عرب کی عادت ہے کہ عہد و مواثیق قبیلہ کے سردار یا اُسکے شریک یا اُسکے گھر کے آدمی کے سوا جو اسکا قائم مقام ہو سکے جیسے بھائی یا ابن عم کسی اور کی سپرد نہیں کرتے تھے جناب رسالتمآب نے بھی انکی عادت کے موافق اپنے ابن عم کو سورۂ برأت دیکر بھیجا

چوتھا وقت

جو تھا وقت کہ جسمیں رسالتمآبؐ نے علی کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا وہ یوم غدیر ہے جبکہ آپ حجۃ الوداع سے واپس ہو رہے تھے آخری حج تھا زندگی کے بہت کم ایام رہ گئے تھے عام مجمع تھا رسول علی کو اپنا جانشین بنانیوالے تھے تاکہ ہر شخص سمجھ لے کہ علی خلیفہ و جانشین رسول ہیں جبرئیل یہ آیت یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ لیکر آئے یعنی اے رسول جو بات کہ ہم میں اور تم میں پہلے ہو چکی ہے اب اُسکو آدمیوں تک پہنچاؤ اور اگر نہ پہنچایا تو یہ سمجھ لو کہ گویا رسالت کا کوئی کام نہیں کیا (گویا رسالت تمہاری ناقص رہیگی) اس پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ آیت امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

چنانچہ تفسیر نیشاپوری و تفسیر ثعلبی و تفسیر در منثور و تفسیر اسباب نزول وغیرہ سے ظاہر ہے کہ یہ آیت بروز عید غدیر جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی۔ اور مناقب ابن مردویہ وغیرہ میں عبداللہ مسعود سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں اسکو اسطرح پر پڑھتے تھے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین۔

واقعہ غدیر خم کے متعلق روضۃ الصفا میں اعلام الوریٰ اور ربیع الابرار سے منقول ہے کہ حضرت فرمود تا زیر درختاں آں موضع را صفا دادند و پالانہائے شتران را جمع کردہ بر یکدیگر نہادند تا آنحضرت انگاہ بلال موذن ندا کرد الصلوٰۃ جامعۃ و بروایتے ندا کرد حی علی خیر العمل خلق مجتمع گشتہ رسول اللہ بر بالائے آں پالانہا بر آمد و علی نیز با سر آں حضرت بآں موضع بر آمدہ در پہلوے راست او بایستد یعنی حضرت نے فرمایا کہ اس مقام پر درختوں کے سایہ میں صفائی کریں اور پالانہائے شتر کو جمع کر کے ایک دوسرے کو نیچے رکھیں (یعنی بشکل ممبر بنائیں) اسوقت بلال موذن نے باشارہ آنحضرت بآواز بلند الصلوٰۃ جامعۃ اور دیگر روایت کی بنا پر حی علی خیر العمل کہا رسالتمآبؐ ممبر پالانہائے شتر پر تشریف لیگئے اور بحکم آنحضرت علی بھی آپ کے داہنی طرف اُسی جگہ کھڑے

ہو گئے۔

جناب رسالت مآبؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنی خبر مرگ سنائی۔ بروایت مشکوٰۃ دو مرتبہ آپ نے فرمایا کہ الستم تعلمون انی اولیٰ بکم من انفسکم یعنی تم نہیں جانتے کہ میں تمہارے نفسوں سے تمہارے لئے اولیٰ متصرف ہوں۔ اور بروایت صواعق محرقہ تین مرتبہ رسالتمآب نے یہ فرمایا سب نے کہا کہ بیشک آپ ایسے ہی ہیں۔ بروایت روضۃ الصفا دست علی را گرفتہ از پالانہائے شتر برداشت چنانکہ قدم امیر بر زانوئے پیغمبر رسید یعنی علی کا ہاتھ پکڑ کر پالانہائے شتر سے بلند کیا اور اسقدر بلند کیا کہ علی کے قدم زانوئے پیغمبر تک پہنچ گئے۔

اور بروایت روضۃ الاحباب آپ نے فرمایا کہ الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم یعنی آیا نیستم من اولیٰ بمومنان از نفسہائے ایشان و روایتے آنکہ فرمود گویا مرا العالم بقا خواندند و من اجابت نمودم بدانید کہ من درمیان شما دو امر عظیم میگزارم یکے از دیگرے بزرگتر است قران و اہلبیت من ببینید و احتیاط کنید بعد از من کہ با آں دو امر چگونہ سلوک خواہد نمود و رعایت حقوق آنہا چہ کیفیت خواہید کرد و آں از دیگر ہرگز جدا نخواہند شد تا در لب حوض کوثر بمن رسند انگاہ فرمود بدرستیکہ خدا تعالیٰ مولائے من است و من مولائے جمیع مومنانم بعد ازاں دست علی را بگرفت و فرمود من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ وادر الحق معہ حیث دار یعنی آپ نے فرمایا کہ کیا میں مومنین کا اُن کے نفسوں سے زیادہ مالک و مختار نہیں ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس پیام اجل آیا ہے جسکو میں نے منظور کر لیا ہے جان لو کہ میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں کہ انمیں سے ایک دوسرے سے زیادہ بزرگ ہے یعنی قران و اہلبیت دیکھو میرے بعد احتیاط کرو کہ ان دونوں چیزوں سے کیا سلوک اور انکے حقوق کی کسطرح نگہداشت کرتے ہو وہ آپس سے جدا نہوں گے

یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں پھر فرمایا کہ خدا میرا مولی ہے اور میں تمام مومنین کا پھر علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جسکا میں مولی ہوں اسکے علی بھی مولی ہیں خدایا جو علی سے دوستی رکھے تو بھی اُس سے دوستی رکھ جو اُنسے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ جو انکو چھوڑ دے تو بھی اُسکو چھوڑ دے جو انکی مدد کرے تو بھی اسکی مدد کر اور حق کو علی کے ساتھ رکھ۔ جہاں بھی علی رہے۔

ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ بلا شک و شبہ یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی و نسائی و احمد بن حنبل نے بھی اسکو نقل کیا ہے پھر ابن حجر لکھتے ہیں کہ بروایت احمد بن حنبل تیس صحابیوں نے حدیث غدیر کو رسالتمآب سے سنا اور عہد خلافت علی میں جب اس پر نزاع ہوا تو اسکی شہادت دی اور ابن مغازلی مناقب میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو تقریبا سو صحابیوں نے نقل کیا ہے۔

جناب رسالتمآب ممبر یالانہائے شتر سے اُترے حاضرین نے علی کو مبارکبادیاں دینا شروع کیں بروایت صواعق محرقہ و ریاض النضرہ حضرت ابوبکر و عمر نے بھی مبارکباد دی حضرت عمر نے مبارکباد دی کہ بخ بخ لك هنيا لك يا ابن ابيطالب اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مومنة یعنی خوشحال تمہارا ای ابن ابیطالب کہ تم میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولی ہوگئے۔

اور روضۃ الاحباب میں یہ فقرہ لکھا ہے و مروی ست کہ قدوۂ اصحاب عمر بن الخطاب گفت کہ ای علی بامداد کردی مولائے من و مولائے ہر مومن و مومنہ

مبارکباد عمر نے دی مگر خدا جانتا تھا کہ غصب خلافت ہوگا لہذا خداوند عالم نے بذریعہ جبرئیل انکو تنبیہ کی

چنانچہ مودۃ القربیٰ میں عمر سے منقول ہے کہ بروز غدیر ایک خوبصورت جوان میرے برابر کھڑا تھا جب حضرت نے خطبہ تمام کیا اور لوگ آنحضرت سے اور علی سے مصافحہ کرنے لگے تو اُس جوان نے کہا قسم بخدا میں نے کسی کام میں ایسی شدید تاکید نہیں دیکھی تھی جیسے کہ آج حضرت نے اپنے بھائی

اور ابن عمر کیلئے عقد خلافت میں فرمائی ہے کوئی اس عقد کو نہ کھولیگا مگر یہ کہ خدا اور سول سے کافر ہو جائیگا تحقیقکہ ویل و عذاب ہی اسکے لئے جو اسکے کھولنے کا ارادہ بھی کرے۔ بروایتے اُس جوان نے حضرت کے شانے پکڑ کر ہلائے اور کہا کہ ای عمر تو اس عقد کو نہ کھولنا انہوں نے چاہا کہ اسکا نام و نشان معلوم کریں مگر بوجہ ہیبت کچھ بول نہ سکے رسالتمآبؐ کی خدمت میں آئے اور یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ای عمر وہ جوان جبرئیل تھا اور تجھہ کو متنبہ کرتا تھا دیکھو اس عقد کو نہ کھولنا اسلئے کہ ایسا کروگے تو خدا و رسول اور تمام مومنین تم سے بیزار ہونگے یہی روایت ریاض النضرہ میں بھی درج ہے۔

(حقیر مولف) میں حضرت عمر سے بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپنے اس عقد کو توڑا یا نہیں ضرور توڑا اسلئے کہ خود خلیفہ بن بیٹھے جب عقد کو کھولا تو خدا و رسول بھی بیزار ہوئے تو کیا خلیفہ رسول ایسا ہی ہونا چاہیے جس سے خدا و رسول اور جمیع مومنین بیزار ہوں۔ فیصلہ ناظرین پر موقوف ہے۔ اس عقد کے بعد بعض چالاکی اور پالیسی سے کام لیا کہ اسوقت مبارکباد بھی دیدی اور نہایت خوشی ظاہر کی یہانتک کہدیا کہ ای علی تم میرے بھی مولا ہوگئے اور بعض جو مصلحت وقت کو نہ سمجھتے تھے ان سے نہ رہا گیا اور رسول اللہ کی خدمت میں آئے چنانچہ حارث بن نعمان فہری کی حکایت مشہور ہے جسکا ذکر اس رسالہ کے حصہ اول میں گزرا۔ اور تفسیر ثعلبی میں بھی بسلسلہ تفسیر سائل سائل بعذاب واقع درج ہے۔ اب میں امام اہلسنت محمد غزالی نے جو انصاف کیا ہے اسکو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

محمد غزالی اپنی کتاب سر العالمین و کشف ما فی الدارین میں ابن جوزی سے نقل کرتے ہیں

اسفرت الحجۃ واجمعت الجماهیر علی متن یعنی صاف ہوئی حجت اور جمہور امت جمع ہوئے متن

الحدیث فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع حدیث غدیر پر اور سب نے اتفاق کیا کہ حضرت نے

وھو یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی الخ پس عمر نے کہا

فقال عمر بخ بخ لك یا ابا الحسن اصبحت کہ بخ بخ لات الخ

مولائی و مولیٰ کل مؤمن و مؤمنة

اسکے بعد امام غزالی کہتے ہیں۔

فهذا تسليم و رضاء و تحكيم ثم بعد مبارکباد دینا عمر کا علی کو خلافت علی کو مان لینا ہے
ذلك غلب الهوى لحب الرياسة و اور اس پر راضی ہونا اور علی کو حاکم سمجھنا ہے مگر بعد
حمل عمود الخلافة و عقود البنود و خفقان اسکے ریاست و حکومت مالی کے حاصل کرنیکے واسطے
الهواء في قعقعة الرايات و اشتباك خواہش نفسانی نے غلبہ کیا ایک ریاست عظیمہ کا
ازدحام الخيول و فتح الامصار و سقاهم ہاتھ آنا اور ملکوں میں خلافت کا جھنڈا گڑ جانا اور
كاس الهوى فحملهم على الخلافة فعادوا الى علم کے پھریرے نکا ہوا میں اُڑنا اور ہوا کا برتو ہے
الخلاف الاول فنبذوه وراء ظهورهم لینا اور گھوڑوں کا دو طرفہ جلوس میں ہلنا اور ملکوں کا
واشتروا به ثمنا قليلا فبئس ما يشترون فتح کرنا ان ہی امور نے انکو جام خواہش پلا کر بیخود کر دیا
اور یہی بیخودی غصب خلافت کا باعث ہوئی اور پھر وہ پہلے کیطرح خلاف ہو گئے اور اس عہد کو اپنے پس پشت ڈالا
اور ایک ادنیٰ شے کو خرید کیا پس کیا بُری شے ہے جو انہوں نے خرید کی۔

کسقدر اہتمام کیا تھا رسالتمآبؐ نے اور صدہا مرتبہ بتا دیا تھا کہ میرا خلیفہ و جانشین وہی علی ہے
یہانتک کہ خود ابوبکر و عمر نے علی کو خوش ہو کر مبارکباد دی اور اپنا مولیٰ مان لیا مگر ادھر رسول کی
آنکھیں بند ہوئیں اور غصب خلافت پر آمادہ ہو گئے قول رسول بھلا دیا خلافت چھین لی اور
تخت خلافت پر بیٹھ گئے مگر سمجھا نہ سکے خلافت تو چھین لینا آسان تھا مگر اسکا نباہنا لوہے
کے چنے چبانا تھا۔

چنانچہ ہزارہا ایسے قضایا و سوالات ہیں کہ جنمیں خلفاء عاجز رہے اور علی ... حل کیا

اسقدر واقعات ہیں کہ اگر لکھے جائیں تو ایسے ایسے سینکڑوں رسالے بھی کافی نہوں مگر میں یہاں بوجہ اختصار چند واقعات درج ذیل کرتا ہوں۔

عہد خلیفہ اول

احتجاج طبرسی میں ہے کہ ابوبکر کے زمانہ میں ایک قافلہ روم سے مدینہ میں آیا اس قافلہ میں ایک راہب راہبان نصاریٰ سے تھا راہب مسجد نبوی میں آیا اور ایک شتر زر و سیم سے بھرا ہوا اسکے ہمراہ تھا ابوبکر مجمع مہاجرین و انصار کے ساتھ مسجد میں تھے راہب نے اپنے قاعدہ کے موافق سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارے درمیان نائب و خلیفہ رسول کون ہے، حاضرین نے ابوبکر کیطرف اشارہ کیا راہب نے پوچھا ایہا الشیخ تمہارا کیا نام ہے ابوبکر نے کہا عتیق کہا اور بھی کوئی نام ہے کہا صدیق کہا کوئی اور نام ہے کہا اور کوئی نیا نام مجھکو معلوم نہیں کیوں تیرا مدعا کیا ہے کہا کہ میں روم سے آیا ہوں اور ایک شتر روپیہ و اشرفیوں سے لدا ہوا میرے ساتھ ہے اس امت کے امیر اور خلیفہ رسول سے ایک مسئلہ پوچھونگا اگر جواب صحیح دیا تو یہ تمام مال اُسکو دیدونگا کہ مسلمانوں میں اسکو تقسیم کرے اور میں مسلمان ہو کر اسکا مطیع ہونگا اور اگر جواب نہ دیا گیا تو واپس ہو جاؤنگا اور مال بھی اپنے ہمراہ لیجاؤنگا یہ روایت تو احتجاج طبرسی کی تھی۔

لیکن ریاض النضرہ (کتاب اہلسنت) میں ہے کہ سلطان روم نے بہت سا مال رسالتمآب کے لئے بھیجا تھا مگر جب اُسکا وکیل مدینہ پہنچا تو حضرت رحلت فرما چکے تھے وکیل نے یہ حال بادشاہ کو لکھا بادشاہ نے جواب میں لکھا کہ جو شخص ان تین مسئلوں کا جواب دے وہی وصی رسول اللہ ہے یہ مال اسکو دیدینا اور اگر کوئی جواب نہ دے سکے تو واپس لے آنا وکیل نے ابوبکر سے بیان کیا ابوبکر نے راہب سے کہا کہ پوچھ جو کچھ کہ پوچھنا ہو راہب نے کہا کہ پہلے مجھکو اپنے اور اپنے

اصحاب کیطرف سے امان دے کہ کوئی مجھ کو ایذا نہ دیگا کہا تجھ کو امان ہے راہب نے کہا کہ اخبرنی عما لیس للہ ولیس عند اللہ ولا یعلمہ اللہ یعنی مجھ کو اُس چیز کی خبر دو جو خدا کیلئے نہیں اور اس سے جو خدا کے نزدیک نہیں اور اُس سے جسکو خدا نہیں جانتا جب یہ سوالات سنے تو ابو بکرؓ مبہوت ہو کر رہگئے اور کچھ جواب نہ بن پڑا عمرؓ کو بلوالیا وہ بھی عاجز رہے عثمانؓ کو بلایا وہ بھی عاجز رہے تب راہب ہنسنے لگا اور ابو بکرؓ پر طنز کرنے لگا ابو بکرؓ نے کہا اے دشمن خدا اگر پہلے عہد نہ کیا ہوتا تو ابھی زمین کو تیرے خون سے رنگین کرتا۔ سلمان اسکو خدمت مرتضوی میں لائے۔ بروایت دیگر راہب کو ابن عباسؓ علیؑ کی خدمت میں لائے راہب نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے فرمایا یہود کے نزدیک الیا اور نصاریٰ کے نزدیک ایلیا ہے میرے باپ نے میرا نام علی رکھا ہے اور ماں نے حیدر نام رکھا ہے کہا پیغمبرؐ سے کیا قربت رکھتے ہو فرمایا وہ میرے خسر اور ابن عم تھے راہب نے کہا قسم بخدا تم ہی میرے سوالوں کا جواب دوگے پھر یہ سوال بیان کئے فرمایا کہ وہ شے کہ جو خدا کے لئے نہیں وہ زن و فرزند ہیں اور جو خدا کے نزدیک نہیں وہ ظلم و ستم ہے کہ کسی کے لئے ظلم اسکے پاس نہیں اور وہ چیز کہ جو خدا نہیں جانتا وہ شریک بدی ہے اسلئے کہ وہ وحدہٗ لا شریک لہ ہے یہ سنکر راہب الحقہ کھڑا ہوا - اپنا زنار توڑ ڈالا ، حضرت کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا ۔ کلمہ شہادتین زبان پر جاری کیا اور کہا کہ گواہی دیتا ہوں کہ تم خلیفہ رسولؐ امین امت ، معدن دین و حکمت اور منبع حجت ہو میں نے توریت میں تمہارا نام الیا انجیل میں ایلیا - قرآن میں علی اور کتب سابقہ میں حیدر پڑھا ہے تم رسول اللہ کے بعد انکے وصی اور سزاوار حکومت ہو اور غیروں کی بہ نسبت خلافت کے زیادہ شایاں ہو کیا حال ہے ان لوگوں کا کسطرح تمہارے ساتھ پیش آتے ہیں ۔ راہب نے تمام مال حضرت کے حوالے کیا آپ اس مقام سے نہ اٹھے تھے کہ تمام مال فقراء و مساکین پر تقسیم کر دیا اور راہب اپنے مکان کو واپس ہوا۔

اور زین الفتی تفسیر سورہ ہل اتی میں سلمان فارسی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسالتمآب نے وفات پائی تو نصاریٰ قیصر روم کے پاس جمع ہوئے اور اس سے کہا کہ انجیل میں ہے کہ عیسیٰ کے بعد ایک رسول احمد نام خروج کریگا ہم اُن کے خروج کو دیکھتے رہے یہانتک کہ اب ان کے مرنے کی خبر آئی ہے اب تو ہم کو مشورہ دے اس لئے کہ ہمارے دین و دنیا کے کاروبار تیری رائے پر منحصر ہیں قیصر نے اپنے ملک کے سو عالموں کو جمع کیا اور اُن سے عہد لیا کہ کوئی امر اس سے نہ چھپائیں اور انکو بھیجا کہ جاکر اس پیغمبر عربی کے وصی سے سوالات کرو اگر درست بتلا دے تو اُس پر اور اُسکے وصی پر ایمان لے آؤ اور مجھ کو یہ حال لکھو اور اگر جواب نہ دے سکا تو سمجھ لینا کہ وہی رسول بھی جھوٹے ہیں پس یہ لوگ وہاں سے چلکر بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ وہاں یہودیوں نے راس جالوت سے ایسی ہی درخواست کی تھی جیسے کہ نصاریٰ نے قیصر سے کی تھی۔ پس اسنے بھی اپنے قوم سے سو آدمی جمع کئے اور یہ سب لوگ باہم روانہ ہوئے یہانتک کہ مدینہ پہنچے سلمان کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن یہ مجمع داخل مدینہ ہوا ابوبکر مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو فتوے دے رہے تھے میں نے اس گروہ کے آنے کی ابوبکرؓ کو اطلاع دی ابوبکرؓ نے اندر آنے کی اجازت دی وہ داخل مسجد ہوئے راس جالوت نے کہا کہ ہم یہود و نصاریٰ ہیں اور اس لئے آئے ہیں کہ تم سے تمہارے دین کی فضیلت کا حال دریافت کریں اگر اسکو اپنے دین سے افضل پائینگے تو تمہارا دین اختیار کرینگے ورنہ ہمارا دین خیر ادیان ہے ابوبکرؓ نے کہا کہ سوال کر جو تیرا جی چاہے کہا میں اور تو خدا کے نزدیک کیا چیز ہیں ابوبکرؓ نے کہا کہ میں خدا کے نزدیک اور اپنے نزدیک بھی اسوقت تک مومن ہوں اسکے بعد کا حال معلوم نہیں کہ کیا ہو یہودی نے کہا کہ جنت میں اپنے مکان کی اور جہنم میں میرے مکان کی کیفیت بیان کرو ابوبکرؓ نے جب یہ سنا حیران ہو کر رہ گئے کبھی حیرت سے معاذ بن جبل کیطرف دیکھتے تھے اور کبھی عبداللہ مسعود کیطرف راس جالوت نے عبرانی زبان میں اپنے اصحاب سے کہا کہ محمدؐ ہرگز نبی نہ تھے

مان کہتے ہیں کہ جب میں نے انکی یہ کیفیت دیکھی تو کہا ایہا القوم اس شخص کو بلاؤ کہ اگر مسند
قضا اسکے لئے آراستہ کرو تو اہل توریت کے درمیان توریت کے موافق اور اہل زبور کے درمیان
زبور کے موافق اور اہل انجیل کے درمیان انجیل کے موافق اور اہل قران کے درمیان قران کے موافق
حکم کرے ، معاذ نے کہا علیؓ ابن ابیطالب کو بلاؤ میں گیا اور تمام ماجرا یہود و نصاریٰ
کے آنے کا عرض کیا حضرت علیؓ تشریف لائے اور آ کر جا سے رسول پر بیٹھ گئے عبداللہ مسعود
کہتے ہیں کہ کان علینا ثوب الذل فلما جاء علی بن ابیطالب کشف اللہ منا
ہم پر ذلت و رسوائی کا لباس تھا لیکن جب علیؓ آئے تو حقتعالیٰ نے اسکو اٹھا دیا پس حضرت
نے کہا کہ ای یہودی سوال کر مجھ سے جو کچھ کہ چاہے انشاء اللہ اسکی بابت خبر دونگا یہودی نے
وہ سوال علیؓ سے بھی کیا جو ابوبکرؓ سے کیا تھا کہ میں اور تم خدا کے نزدیک کیا ہیں فرمایا کہ میں جل
شانہ کے نزدیک اور اپنے نزدیک اسوقت تک مومن ہوں آیندہ کا حال معلوم نہیں علی ہذا
خدا کے نزدیک اور میرے نزدیک کافر ہے آگے دیکھیے کیا ہوتا ہے یہودی نے دوسرا سوال
مکان جنت و نار کا پیش کیا آپ نے فرمایا ای یہودی میں نے ابھی تک جنت و عذاب مفوخ
نہیں دیکھا کہ اسکو جانوں مگر خدا نے مومنوں کے لئے جنت اور کافروں کیلئے جہنم مہیا کیا ہے
اگر اسمیں شک کروں تو پیغمبر کے خلاف ہوا اور اسلام پر نہ رہوں ۔ اس جالوت نے کہا درست ہے
اب مجھ کو خبر دو کہ تم نے اللہ کو برائے محمد پہچانا یا محمد کو برائے خدا پہچانا فرمایا کہ خدا کو برائے محمد میں
نے نہ محمد کو برائے خدا پہچانا ہے کیونکہ محمد محدود و مخلوق ہیں ایک بندہ ہیں بندگان خدا سے حقتعالیٰ نے اپنی
خلقت کے لئے انکو برگزیدہ کیا اور چنا اور انپر الہام کیا اپنی طاعت بندگی کا جیسا کہ الہام کیا
انبیا کو اور اپنی معرفت سے مطلع کیا بلا کیفیت و شبہ کے راس الجالوت نے کہا حبیب تو سچ کہا
خبر دو مجھ کو کہ خدا دنیا میں ہے یا آخرت میں فرمایا کہ اگر دنیا یا آخرت میں ہو تو محدود ہو جائے

وہ دنیا و آخرت دونوں کا علم رکھتا ہے اور اسکا عرش برائے آخرت میں ہے اور وہ محیط
اور آخرت اسکے اندر بمنزلہ ایک قندیل کے ہے اگر اسکو چھوڑتے ہیں تو ٹوٹ جاتا ہے اور
نکالتے ہیں تو کسی جگہ مستقیم نہیں رہتا اسطرح دنیا آخرت کے درمیان ہی یہودی نے کہا
اب مجھکو خبر دو کہ خدا حامل ہے یا محمول فرمایا حامل ہے عرض کی یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ
میں ہے آیا ہے ویحمل عرش ربك فوقهم یومئذ ثمانیہ یعنی اس روز کہ اٹھائینگے تیرے
رب کے عرش کو اپنے اوپر آٹھ فرشتے فرمایا ای یہودی ملائکہ حاملان عرش ہیں اور ثری حامل ہوا
ثری قدرت پر ٹکی ہوئی ہے جیسا کہ فرماتا ہے مافی السموات ومافی الارض وما بینهما
تحت الثریٰ کہ وہ چیز ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور ان دونوں کے درمیان اور ثری
نیچے یہودی نے کہا صدقت۔ یہ جوابات سننے اور اس نے کلمہ شہادتین پڑھا اور رسول اللہ
رسالت اور علیؑ کی وصایت و امامت کا اقرار کیا اسکے بعد حضرت نے اور اسرار و حکم اور اخبار
و آثار اُن سے بیان کئے اور امور آیندہ سے ظہور صاحب الزمان تک انکو خبر دی راوی کہتا ہے کہ
کو رقت ہوئی اور گریاں ہوے اور تمام مجمع حضرت کے ساتھ گریاں ہوا اسکے بعد تمام لوگ کھڑے
اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں تمہارے لئے وصایت و خلافت و اخوت رسول اللہ کی اور ہمارے پاس
تمہاری صفت و صورت پہلے سے موجود ہے اور تمام انبیاء سابقین اور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ
تصویریں مع تمہاری اور تمہارے دونوں فرزندوں حسنؑ و حسینؑ اور تمہاری زوجہ مطہرہ مریم
سیدۃ النساء فاطمہ زہراؑ کی تصویروں کے موجود ہیں اب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں اور
اس نور ہدایت اور برہان رحمت سے کہ تم سے پائی اور اس صبر و سختی سے جسمیں تم بسر کرتے ہو مطلع
کرینگے اور ہم تمہارے بہی خواہ اور دعاگو ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ تمہاری مصیبت عظیم ہے
تمہاری مدت دراز مدت ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

علی کے مخالفین تخت خلافت پر تو بیٹھ گئے مگر اتنے جاہل کہ کسی سوال کا جواب نہ دیسکے خلافت
کو بھی بدنام کیا یہانتک کہ خلیفہ صاحب نمبر اول کو کلالہ کے بھی معنی معلوم نہ تھے اور پھر خلیفہ بھی
کہلاتے تھے۔ چنانچہ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور میں لکھتے ہیں کہ ابوبکر کو حسرت و افسوس تھا کہ میں نے
تین امر رسول اللہ سے کیوں نہ دریافت کر لئے کہ انکا دریافت ہونا میرے نزدیک شتران سرخ موے
زیادہ عزیز تھا۔ عن الخليفة بعده وعن قوم قالوا انقر بالزكوة من اموالنا ولا نؤديها
اليك ايحل قتالهم وعن الكلالة - اول یہ کہ خلافت آپ کے بعد کس کے لئے ہے دوسرے یہ کہ
آیا اس قوم کے ساتھ حرب و قتال جائز ہے یا نہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اسکا تو اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے
اموال میں زکوٰۃ واجب مگر تم کو نہیں دیتے تیسرے کلالہ کے معنی۔

عہد خلیفہ ثانی

اگرچہ خلیفہ دوم دنیوی امور میں نہایت ہی ہوشیار اور بہت جوڑ توڑ کے بزرگ تھے مگر علمی مسائل
میں علی سے ہی مدد لیتے تھے چنانچہ خود بار بار کہا کہ لولا علی لھلک عمر ملاحظہ ہو حدائق ابو تراب
خطیب و تاریخ الخلفاء سیوطی اسی سلسلہ میں چند واقعات درج ذیل ہیں۔
علامہ سبط ابن جوزی نے کتاب تذکرہ خواص الامہ میں روایت کی ہے کہ ابن مسیب نے یحییٰ بن
سعید سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ عمر خطاب جو کہا کرتے تھے اعوذ باللہ من معضلة ليس لها
ابوالحسن پناہ مانگتا ہوں میں خدا کی اس مشکل سے جسکے حل کرنے کو ابوالحسن
موجود نہوں اسکا سبب یہ تھا کہ شاہ روم نے چند مسائل عمر سے دریافت کرائے تھے خلافت پناہ
نے وہ مسئلے تمام اصحاب کو دکھائے کوئی انکا جواب نہ دے سکا علی سے پیش کئے علی نے فوراً
سبکے جوابات لکھدیئے ہم سوالات و جوابات بوجہ اختصار یہاں پر نقل نہیں کرتے سوال نمبر ۱ جواب

نقل کرنے کے بعد سبط ابن جوزی لکھتے ہیں کہ قیصر روم نے یہ جواب دیکھے تو کہا درست ہیں اور یہ کلام
سوائے خانوادہ نبوت کے دوسری جگہ سے نہیں نکل سکتا دریافت کیا کہ یہ جواب کس نے لکھے معلوم
کہ ابن عم محمد مصطفی علی مرتضیٰ نے۔
ثعلبی نے قصص الانبیاء میں روایت کی ہے کہ عمر خلیفہ ہوئے تو چند لفر علماء یہود سے انکے پاس
آئے اور کہا ای عمر تم محمد کے بعد انکے خلیفہ وجانشین ہو ہم تم سے کچھ سوالات کرتے ہیں اگر تم نے درست
جواب دیئے تو جانیںگے کہ دین اسلام برحق ہے اور محمد رسول خدا ہیں ورنہ اسکے برعکس یقین کرینگے
عمر نے کہا سوال کرو جو چاہو۔ کہا آسمانوں کے قفل کیا ہیں اور انکی کنجیاں کیا ہیں۔ اور وہ قبر کونسا
ہے جو اپنے صاحب کو لئے پھری ہے اور وہ رسول کون تھا جس نے اپنی قوم کو ڈرایا حالانکہ نہ نوع بشر
سے تھا نہ جنات سے۔ اور خبر دو ہم کو اُن پانچ جانداروں سے کہ روئے زمین پر چلے اور پیر کی
باوجودیکہ پشت پدر و رحم مادر سے متولد نہیں ہوئے تھے اور تیتر بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ اور مرغ فاختہ
کیا کہتا ہے اور اسپ دھمار کیا آوازیں نکالتے ہیں اور مینڈک دھینڈول کیا کیا صدائیں لگاتے
ہیں راوی کہتا ہے کہ عمر یہ سوالات سنکر سرنگوں ہو گئے اور کہا لاعیب لعمر اذا سئل عما
لا یعلم ان یقول لا اعلم یعنی اگر عمر سے ایسی باتیں پوچھی جائیں کہ وہ انکو نہ جانتا ہو اور
کہے کہ میں نہیں جانتا تو اسکے لئے کوئی عیب نہیں ہے۔ یہ سنکر یہود اُٹھ کھڑے ہوے اور بولے
کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد نبی نہ تھے اور دین اسلام باطل ہے اُسوقت سلمان نے اُٹھکر کہا
کہ ذرا ٹھیرو اور یہ کہکر فوراً علی کے پاس گئے اور کہا کہ ای ابوالحسن دین اسلام کی فریاد کو
پہنچو فرمایا کیا بات ہے سلمان نے تمام واقعہ بیان کیا علی نے ردائے رسولخدا زیب تن کی اور
تشریف لانے عمر نے جب علی کو آتے ہوئے دیکھا فوراً کھڑے ہو گئے اور معانقہ کیا اور کہا
ای ابوالحسن تم ہی ہو کہ ہر شدت وسختی میں بلائے جاتے ہو علی نے یہودیوں کو طلب کیا اور فرمایا

سوال کرو جو چاہو بحقیقت رسالتمآب نے ایک ہزار باب علم کے مجھ کو تعلیم کیے ہیں کہ ہر باب سے ہزار باب مجھ پر اور منکشف ہوتے ہیں یہود نے پوچھنا شروع کیا علی نے فرمایا کہ شرط یہ ہے کہ اگر میں نے تمہاری توریت کی موافق درست و صحیح جواب دیئے تو دین اسلام قبول کرنا ہوگا سب نے اقرار کیا اور سوالات دریافت کرنا شروع کئے یہود پوچھتے جاتے تھے اور حضرت اسکا جواب فرماتے جاتے تھے قفلہائے آسمان کی نسبت آپ نے فرمایا کہ وہ شرک خدا ہے وحدہ لاشریک ہے کہ شرک کا کوئی عمل خیر اوپر نہیں جاتا اور کنجیاں اسکی شہادت وحدانیت خدا و رسالت محمد مصطفیٰ ہیں یہ سنکر یہودی ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے کہ یہ جوان درست کہتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو قبر اپنے صاحب کیلئے پھری وہ مچھلی ہے کہ یونس کو نگل گئی تھی اور انکے سمیت سات سمندروں میں پھری اور وہ رسول جس نے اپنی قوم کو انذار کیا وہ مورچہ سلیمان ابن داؤد ہے کہ اُسنے کہا کہ یا ایھا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ و ہم لایشعرون۔ ای گروہ مورچگان اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ کہ مبادا سلیمان اور انکا لشکر بیخبری میں تم کو کچل ڈالے اور وہ پانچ جاندار کہ جو زمین پر چلے حالانکہ پدر و مادر سے پیدا نہیں ہوئے تھے ایک آدم ہیں۔ دوسرے حوا ہیں۔ تیسرے ناقہ صالح چوتھے دنبہ ابراہیم۔ پانچویں عصا موسے۔ اور دراج یعنی تیتر کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی کہ اللہ عرش پر مستوی ہے اور مرغ پکارتا ہے اذکروا اللہ یا غافلین ای غافلو خدا کو یاد کرو۔ اور گھوڑا جب مومنین کافروں سے جہاد کو جاتے ہیں تو دعائے خیر کرتا ہے کہ خداوندا اپنے مومن بندوں کو کافروں پر مظفر و منصور فرما۔ اور حمار عشار کو لعنت کرتا ہے اور شیاطین کی نظر کے سامنے رینگتا ہے۔ اور مینڈک کہتا ہے سبحان ربی المعبود یسبح فی لجج البحار یعنی پاک ہے میرا معبود کہ گرداب ہائے بحار میں جانور

بجا تسبیح کرتے ہیں اور چنڈول کہتا ہے کہ خداوندا لعنت کر تو دشمنان آل محمد پر۔
راوی کہتا ہے کہ یہودی تین شخص تھے یہ جوابات سنکر دو نے اُنمیں سے کلمہ شہادتین پڑھا اور مسلمان
ہو گئے تیسرے نے کہا یا علی ایک سوال اور ہے اسکو بتلا دوگے تو میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔
فرمایا پوچھو جو چاہے کہا وہ کون لوگ ہیں کہ تین سو نو سال تک مردہ پڑے رہے پھر خدا نے اُن کو
زندہ کیا اُنکا قصہ بتلائیے کسطرح ہے فرمایا وہ اصحاب کہف ہیں اور اُنکا قصہ قرآن میں مذکور ہے
تو اگر کہے تو میں اسکو پڑھوں یہودی نے کہا کہ قرآن مجمل ہے آپ اُنکا نام مفصل اور
اُن کے شہر و بادشاہ کا اور کتے اور پہاڑ اور غار کا نام بتلائیں اور تمام داستان اول سے آخر
تک بیان کریں حضرت نے تمام قصہ مع جملہ اسمار و احوال کے بیان فرمایا اور وہ یہودی بھی
مشرف باسلام ہوا۔
صاحب تشئید نے کتاب زین الفتی احمد بن محمد بن علی عاصمی سے نقل کیا ہے کہ عمر خطاب کے
پاس نصاری نجران سے ایک اسقف باحسن و جمال و جاہ و جلال آیا حضرت عمر نے دعوت اسلام
دی اور فضیلت اسلام اور خیر و برکت کہ مسلمانوں کے واسطے ہے بیان فرمائی پادری نے کہا
ای عمر تمہارے قرآن میں لکھا ہے جنۃ عرضھا کعرض السماء والارض یعنی جنت کا عرض
آسمان و زمین کی برابر ہے جب جنت کا عرض زمین و آسمان کی برابر ہوا تو ایسی حالت میں
دوزخ کی جگہ کہاں ہے یہ سننا تھا کہ خلیفہ صاحب کے لبوں پر مہر سکوت لگ گئی حضرت علی تشریف رکھتے
تھے فرمایا ای نصرانی تو بتلا کہ جب رات ہوتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے اور دن کو رات کہاں
رہتی ہے اسقف حیران تھا کہ کیا جواب دے کہا یہ جوان عجیب کون ہے عمر نے کہا یہ ابن عم رسول
رسول الثقلین پدر حسن و حسین علی ابن ابی طالب ہیں پھر اسقف نے حضرت سے پوچھا کہ
قطعۂ ارض کونسا ہے جس پر صرف ایک مرتبہ آفتاب چمکا نہ اس سے پہلے کبھی چمکا ہے اور نہ کبھی

جھگے گا حضرت نے فرمایا وہ دریائے نیل کا وہ قطعہ زمین ہے جہاں بنی اسرائیل کیلئے راستہ کھل گیا تھا
پادری نے کہا سچ ہے۔ پھر اسقف نے دریافت کیا کہ دنیا میں میوۂ جنت کی مثال کیا ہے جو خرچ
کرنے سے کم نہو فرمایا وہ قرآن ہے کہ جس سے ہر شخص فائدہ اُٹھاتا ہے مگر وہ اپنی حالت پر باقی
ہے کہا سچ ہے پھر دریافت کیا کہ آسمانوں کے قفل اور اُنکی کنجیاں کیا ہیں فرمایا شرک قفل
ہیں اور اقرار وحدانیت خدا و رسالت رسولخدا کنجی ہیں۔ پھر دریافت کیا کہ خدا کہاں ہے
فرمایا کہ ای اسقف ہم ایک روز رسالتمآب کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک فرشتہ آپکے پاس آیا فرمایا
کہاں سے آتا ہے کہا آسمان ہفتم سے خدا کے پاس سے پھر دوسرا فرشتہ آیا فرمایا کہاں سے آتا ہے
کہا زمین کے ساتویں طبقہ سے خدا کے پاس سے اسیطرح تیسرا فرشتہ مشرق سے اور چوتھا مغرب
سے آیا اور یہی بیان کیا کہ خدا کے پاس سے آرہا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ خدا ہر جگہ موجود ہے اسکے
لئے کوئی جگہ مخصوص نہیں۔

اب ان واقعات کے بعد میں وہ قضایا ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں کہ خلیفہ دوم جنکے حل کرنے سے
عاجز ہوکر علی کے پاس بنفس نفیس حل کرنے کی التجا کیلئے گئے اور علی نے انکو حل کیا اور انکو کہنا پڑا
کہ یا ابا الحسن لا ابقانی اللہ لشدیدۃ لست لہا ولا فی بلد لست فیہ یعنی
ای ابوالحسن خدا مجھ کو ایسی سختی کے لئے باقی نہ رکھے کہ جسکے حل کرنے کے لئے تم نہو اور نہ کبھی ایسے
شہر میں مجھکو رکھے کہ جس شہر میں تم نہو۔

چنانچہ کنز العمال میں ہے کہ عمر کو ایک ایسا مشکل قضیہ پیش آیا کہ اُسکی وجہ سے انکا آسائش
و آرام بھی جاتا رہا اور ہر وقت فکر و تردد میں رہتے تھے آپ نے اصحاب رسول اللہ کو جمع کرکے وہ
قضیہ پیش کیا اور مشورہ چاہا سب نے کہا ای امیر المومنین تم ہمارے جائے پناہ اور ملجاد ماویٰ ہو ہر
بات کو ہم سے بہتر جانتے ہو عمر کو یہ سنکر غصہ آیا اور کہا خدا سے ڈرو اور وہ بات کہو جس سے تمہارے کام

اصلاح پذیر ہوں پس انہوں نے کہا اے امیر المومنین جو بات آپ دریافت کرتے ہیں وہ ہمکو معلوم نہیں کہا
کہا قسم بخدا میں اسکو جانتا ہوں جو اس مشکل کا حل کرے والا ایسی شدتوں میں فریاد رس اور قوم کا پناہ ہے انہوں نے
کہا گویا آپکا مقصود علی سے ہے کہا ہاں وہی حضرت ہیں کہ انکا مثل و مانند شکم مادر سے پیدا نہیں ہوا اٹھو انکے
پاس چلیں غرضکہ علی کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت علی اسوقت اپنے باغ میں تشریف رکھتے تھے اور آیہ شریفہ
(ایحسب الانسان ان یترک سدیً (آیا انسان گمان کرتا ہے کہ وہ مہمل چھوڑ دیا گیا ہے) کی
تلاوت کررہے تھے اور گریاں تھے عمر نے شریح قاضی سے کہا کہ جو کچھ مجھ سے پوچھا ہے علی سے پوچھ
شریح نے کہا کہ ایک شخص اپنی دو عورتیں ایک کنیز اور ایک آزاد یہ کہکر ایک شخص کے سپرد کر گیا کہ
جبتک میں سفر سے نہ پھروں ان کے نان و نفقہ کی خبر لیتا رہے آج شب کو دونوں کے یہاں وضع
حمل ہوا ایک کے لڑکا دوسری کے لڑکی پیدا ہوئی مگر ہر ایک کہتی ہے کہ لڑکا میرا ہے لڑکی سے
انکار کرتی ہے تاکہ میراث پسر ہاتھ آئے حضرت علی نے شریح سے پوچھا کہ تم نے اسمیں کیا حکم کیا
شریح نے کہا کہ اگر میں حکم جانتا تو آپ کے پاس کیوں لاتا پس حضرت نے ایک گھانس کا تنکا زمین سے
اٹھایا اور فرمایا میرے نزدیک اس معاملے میں حکم کرنا اس پرکاہ سے بھی آسان تر ہے پس ایک پیالہ
منگوایا اور ایک عورت سے کہا کہ اپنا دودھ اسمیں دوہے عورت نے دودھ دوہا اُسکو وزن
کیا گیا پھر دوسری عورت کا دودھ دوہا یا اور اسکو تولا پس اسکا دودھ پہلی عورت کے دودھ
سے وزن میں آدھا نکلا اُس سے فرمایا کہ لڑکی تیری ہے اور لڑکا دوسری کا ہے اور شریح سے فرمایا
کہ لڑکی کا دودھ لڑکے کے دودھ سے وزن میں نصف ہوتا ہے جسطرح کہ لڑکی کی میراث نصف
لڑکی کی عقل نصف لڑکی کی شہادت نصف لڑکی کا خونبہا نصف عمر یہ سنکر حیران رہگئے اور کہا
یا ابا الحسن لا ابقانی الخ

مناقب مرتضوی میں احسن الکبار سے نقل کیا ہے کہ عمر کے زمانہ میں ایک خواجہ مالدار صاحب عزت و

جاہ و قوت تھا اسکے تین غلام تھے مرض کی شدت میں وصیت کی کہ ایک غلام کو اسکی دختر مع تمام مال و متاع و املاک و جائداد کے سلے دوسرے کو ایک ہزار دینار دیکر آزاد کردیا جائے تیسرے کو قتل کردیا جائے آقا کے مرنے بعد غلاموں میں تکرار ہوا ایک کہتا تھا کہ دختر و تمام مال میرا ہے کوئی نہ جانتا تھا کہ کس کیلیے دختر اور تمام مال کی وصیت کی ہے اور ہزار دینار کس کو دئے جائیں اور کون قتل ہونا چاہیے دختر خواجہ مع تینوں غلاموں کے دارالشرع میں حاضر ہوئی خلیفہ صاحب کے سامنے قصہ پیش کیا آپ مع جماعت اصحاب حیران تھے کہ کیا کریں آخر سب کے سب حاضر درگاہ جناب ولایت پناہ ہوئے امیرالمومنین نے ایک غلام سے کہا کہ اس فتنہ و فساد کا باعث تمہارا آقا ہے جس نے علیحدہ علیحدہ ہر غلام کو معین نہیں کیا یہ خنجر مجھ سے لے اور جا کر اسکا سر کاٹ لا غلام نیک انجام نے کہا یا امیرالمومنین یہ مجھ سے نہ ہوگا کہ ایسی بے ادبی اپنے آقا سے اسکے مرنے کے بعد کروں حضرت نے ذرا ناخوشی ظاہر کرکے خنجر دوسرے غلام کو دیا اور کہا کہ تو اسکا سر کاٹ لا کہ وہ اسی سزا کا حقدار ہے اُسنے چند قدم چل کر سوچا کہ کیونکر اپنے ولی نعمت سے اسطرح پیش آؤں پلٹ کر وہی عذر کیا جو غلام اول نے کیا تھا حضرت نے ذرا اور بھی ظاہر کی اور تیسرے سے بھی فرمایا وہ سنتے ہی خنجر لیکر تیر کی طرح چلا آپ نے ایک شخص کو مقرر کیا کہ اگر قبر کھودنے کا ارادہ کرے تو نہ کھودنے دے اور واپس لے آئے غلام وہاں پہنچکر قبر کھودنے میں مشغول ہوا اس شخص نے اس غلام کو قبر کھودنے سے منع کرکے حضرت کی خدمت میں حاضر کیا آپ نے فرمایا پہلا غلام جس نے اپنے آقا کے حقوق کا خیال کرکے خنجر ہاتھ سے بھی نہ چھوا خواجہ کی دختر و مال و جائداد کا مستحق ہے اور دوسرا جو چند قدم جاکر لوٹ آیا اسکو ہزار دینار دیکر آزاد کریں اور تیسرا بموجب وصیت خواجہ واجب القتل ہے مگر بحسب شرع اسکو قتل نہیں کرسکتے لہذا یہ چاہیے کہ اس پہلے غلام کی خدمت کرتا رہے جو آقا کی بیٹی اور تمام مال کا مستحق ہے کہ یہ بھی قائم مقام قتل ہے خلیفہ ثانی نے اس حکم کو نافذ کرکے امیرالمومنین کی پیشانی پر بوسہ دیا

اور کہا ای ابوالحسن خدا مجھ کو تمہارے بغیر دنیا میں زندہ نہ رکھے ۔
مودۃ القربیٰ میں سید علی ہمدانی نے عبداللہ بن خولقہ سے روایت کی ہے کہ عمر کے پاس
اور اُن سے طلاق کنیز کی بابت سوال کیا وہ انکو ہمراہ لئے حلقہ ہائے مردم سے ایک حلقہ میں گئے
ایک مرد بیٹھا تھا دریافت کیا کہ لونڈی کے طلاق میں آپ کیا حکم دیتے ہیں اس نے اپنی دو
اشارہ کیا عمر نے اُن سے کہدیا کہ دو طلاق ہیں انمیں سے ایک نے کہا سبحان اللہ ہم امیر المومنین
تم سے مسئلہ دریافت کرنے آئے تھے تم ایسے شخص کے پاس گئے جس نے تم سے قسم بخدا بات بھی نہ کی عمر
کہا کہ جانتے ہو یہ شخص کون ہے کہا نہیں کہا یہ علی بن ابیطالب ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ میں
رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر اہل آسمان و زمین کے ایمان ایک پلے میں رکھے جائیں اور علی
کا ایمان دوسرے پلے میں تو علی کے ایمان کا پلہ جھک جائیگا۔

یہ قضایا و مسائل وغیرہ تو ایسے تھے کہ جنکا حل کرنا ذرا مشکل تھا مگر خلافت مآب تو مسائل روزمرہ
سے بھی واقف نہ تھے حالانکہ مدعی خلافت تھے ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔

چنانچہ بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے کہ کسی نے عمر سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر انسان جنب ہو اور پانی
نہ پائے تو آیا خاک پاک سے تیمم کرکے اور نماز بجالائے خلیفہ صاحب ایسی حالت میں نماز ہی نہ پڑھتے
تھے چنانچہ اسکے جواب میں آپنے یہی کہا کہ نماز نہ پڑھے اور ابوداؤد نے اپنے سنن میں روایت کی
ہے کہ ایک شخص عمر کے پاس آیا اور کہا کہ ہم بعض مقامات میں دو دو مہینے رہتے ہیں اور پانی نہیں
پاتے عمر نے کہا کہ میں ایسی جگہ ہوں تو نماز نہ پڑھوں جبتک کہ پانی نہ ملے اس پر عمار نے عمر کو آگاہ کیا
کہ ای عمر تم کو یاد نہیں رہا کہ ایک مرتبہ تم اور ہم دونوں ہمراہ تھے جنب ہوئے تو میں نے زمین پر لوٹ کر تیمم کیا اور
نماز پڑھی اور تم نے نماز نہ پڑھی رسالتمآب کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا تھا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ
تجھ کو کافی تھا کہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور پیشانی کا مسح کرے اور پھر ہاتھ زمین پر مار کر دونوں

ہاتھوں کا مسح کرے مگر حضرت عمرؓ نے عمار کی اس ہدایت کو قبول نہیں کیا۔

آپکو یہ بھی نہ معلوم تھا کہ نماز عیدین میں کیا کیا سورتیں پڑھی جاتی ہیں حالانکہ متعدد بار رسالتمآب کے ہمراہ نماز پڑھی ہوگی امام سورتیں باواز بلند پڑھتا ہے ہر مرتبہ سنی ہوگی مگر واہ رے خلیفہ کیا علم تھا جو یہ بھی نہ جانتے تھے کہ نماز عیدین میں کیا سورتیں ہیں۔

چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں لکھا ہے کہ عمرؓ نے ابو واقد سے دریافت کیا کہ رسول اللہؐ نماز عید میں کیا پڑھتے تھے اور آپکو شکیات نماز بھی معلوم تھے حالانکہ خلیفہ تھے چنانچہ ازالۃ الخفا میں ہے کہ عمر نے صحابہ سے احکام شک دریافت کیے تو عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو پر بنا رکھے اور ... شک کرے تو تی... پر بنا رکھے۔

... معقول و مستند کتابوں سے منقول تھا لیکن خواہش نفس حق پسندی اور تعصب سے محفوظ رہے ... کے تہتر فرقے کر دیے اور اس سے بھی زیادہ عجیب امر یہ ہے کہ جنکی کتابوں میں سب کچھ موجود ہے وہی ایسے لوگوں کو تخت خلافت بٹھاتے انکو جانشین رسول خلیفۃ المسلمین مانتے ہیں علی مرتضیٰؑ کے حقوق و مراتب سے منحرف اور انکی خلافت بلافصل کے منکر ہیں جنکی بے سوادی و بے علمی کو انکے آقایان نے تسلیم کیا ہے انکو ... امام مانتے ہیں اور جسکے دل میں علوم کے دریا موجزن تھے جسکے دماغ میں معارف و حقائق کے سمندر طلاطم جسکے حکمتوں کے چشمے جاری جسکی زبان سے رموز الہیہ اسرار و نبا منکشف تھے وہ انکے نزدیک صرف مبتلائے کس مپرسی بلکہ قابل گردن زدنی ہے غرض یہ کہ اگر ہم انہی کی کتابوں انہی کی مصنفات انہی کی تواریخ کی حکایت کرتے ہیں تو بہت ہی زیادہ برہم ہو کر نالہ و فریاد کرتے ہیں بہرحال وہ کوئی ڈھونگ رچا دیں حق وہی ہے جو الحق میں بیان کیا گیا جس پر غور کر کے ناظرین یقیناً صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں گے اب میں حصہ سوم کی اشاعت کے ارادہ پر انشاء اللہ کہکر اسکی مقبولیت اور اپنی توفیقات کے لئے دعا و التماس دعا اور بے بضاعتی و بے فرصتی کیوجہ سے پیدا ہوجانیوالی کوتاہیوں نیز طلب عفو کر کے رخصت ہوتا ہوں والسلام

نیاز کیش

سید ابو محمد عفی عنہ نوگانوی

جانسٹھ ضلع مظفرنگر

تقریظ عالیجناب تقدس مآب عمدۃ المتفقہین زبدۃ المتکلمین بدر الواعظین مجتہد العصر مولانا
مقتدانا صدر الملۃ البیضاء السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مدظلہ سرپرست دائرۃ الاشاعۃ و مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانواں

احسن ماینطق بہ اللسان و اشرف مایحلی بہ الجنان حمد اللہ الملک المنان۔ والصلوٰۃ
والسلام التامان الکاملان علی محمد نبی الانس والجان و آلہ لاسیما علی زوجہ و وصیہ و ولی
الجود والفیضان ما اختلف الملوان واتحد الفرقدان امابعد

اعز مکان فی الدنی سرج سابح وخیر جلیس فی الزمان کتاب

لیکن سب سے بہتر جلیس وہ کتاب ہے جو اثبات حق محمد و آل محمد پر مشتمل ہو اسلئے کہ انکا ذکر بہترین اذکار بلکہ
عبادات خدائے غفار ہے انہی میں سے رسالہ الحق ہے جسکو عزیز المنزلت [illegible] ین اور علی
حکیم السید ابو محمد صاحب نوگانوی اصلح اللہ شا[illegible]
ذکاوت طبع اور جودت فکر سے اثبات [illegible] ی [illegible] صلوٰۃ والسلام میں ناقابل انکار بر قرہ
اور کتب اہلسنت کے مستند ترین ہونوں سے ساتھ المفضل ما شہدت بہ الاعداء کا آئینہ بناکر تحریر کیا
اسکو چند در چند دلچسپیوں کے ساتھ دیکھا اسکے بعد میں یہ طے کرتا ہوں کہ یہ مذہب و ملت کی گرانمایہ و طبیہ
دین حنیف کے لئے پر فوائد تصنیف حق سلطان ولایت کیطرف صائب ترین ہدایہ۔ اور ارباب
لیے سبب تشکر صمیم ہے۔ اہل ذوق و شوق اور ارباب فہم سے عرض ہے کہ اس باحوصلہ باہمت ہونہار
اس شاہکار کی قدر کریں اور اسکو زیادہ سے زیادہ شائع کرنے کی کوشش ہمیہ کہ مومنین اس مطلب کی
التفات فرماکر ناضل موصوف کے حوصلہ و ہمت کو بلند سے بلند تر فرمائیں گے والسلام مع الاحترام

حررہ خادم الملۃ السید محمد مجتبیٰ النجفی عفی عنہ
دائرۃ الاشاعۃ نوگانواں مراد آباد۔ ۱۹ ربیع الاول

مہر

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم

مدرسہ عالیہ جعفریہ

نوگانوہ ضلع مرادآباد یو۔پی

یہ مدرسہ تقریباً ایک سال سے دینی و علمی خدمات انجام دے رہا ہے اسکی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔ (۱) اس مدرسہ میں شعبہ صنعت و حرفت کا نفاذ اعلیٰ پیمانہ پر مقصود ہے (۲) اسمیں شعبہ وعظ و تبلیغ اعلیٰ انتظام کے ساتھ جاری ہے جسکے لئے ہر دوسرے ہفتہ تبلیغی جلسے ہوتے ہیں (۳) اسمیں شعبہ حفظ قرآن بھی جاری ہے جسکے لئے ایک مستقل حافظ قرآن مقرر ہے (۴) اس مدرسہ میں اردو و فارسی و عربی کی اعلیٰ تعلیم ہے اور ہر درجہ میں تعلیم دینیات کا معقول انتظام ہے (۵) اس مدرسہ کو عالیجناب سلطان المتکلمین صدر الملۃ مولانا السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ مجتہد العصر سرپرست دائرۃ الاشاعت و مدرسہ انوار المدارس ہور کی بےنظیر مساعی حاصل ہیں۔ ہنگامہ پرور مواعظ اعلیٰ تصنیفات اور مسلم الثبوت درس و تدریس یہ سرکار ممدوح کی ایسی خصوصیات و مختصات ہیں جن سے زمانہ عرصہ سے روشناس ہے ایسی ہستی کا فی سبیل اللہ مدرسہ کی تربیت و پرداخت میں مشغول رہنا اور زیادہ وقت بورڈنگ میں رہکر خدمت علم و طلبہ علوم دینیہ کرنا مدرسہ کی ترقی اور قوم کی توجہ کے لئے کافی ہے امید ہے کہ ہمدردان علم و مذہب اس مدرسہ کی ہر طرح امداد فرمائینگے۔ اور تشنگان علوم یہاں تشریف لاکر اس سے فائدہ اٹھائیں گے وما علینا الا البلاغ

سید احمد حسین سکریٹری مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ ضلع مرادآباد

یو۔پی

اسلامی تعلیمی وصنعتی اسکول قصبہ نہٹور ضلع بجنور

المعروف بہ

مدرسہ انوار المدارس

حضرات:- یہ مدرسہ تین سال سے تعلیمی وصنعتی خدمات انجام دے رہا ہے اسکی خصوصیات حسب ذیل ہیں

(۱) اسمیں تعلیم دینیات اور بورڈ وغیرہ کے معینہ کورس کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ صنعت وحرفت کی بھی اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہے۔

(۲) اسکے حق میں علماء ومجتہدین ہند وعراق کی سفارشات وتوثیقات موجود ہیں جو رسالہ رپورٹ کے ساتھ شائع ہوچکی ہیں۔

(۳) اسکو جناب سرکار شریعتمدار عمدۃ الملۃ مولانا السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ مجتہد العصر سرپرست دائرۃ الاشاعۃ نوگانوہ کی مبارک سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔

(۴) اسکا ہر انتظام باقاعدہ ہے۔ انگریزی تعلیم۔ شعبہ وعظ وتقریر اور بورڈنگ کے باقاعدہ انتظامات زیر تجویز ہیں عنقریب مکمل ہوجائیں گے۔

ان حالات میں جناب کا فرض ہے کہ پہلی فرصت میں اسکی ہر ممکن امداد فرمائیں خمس و زکوٰۃ امام ضامن فطرہ غرض ہر مصرف خیر سے اسکی اعانت فرمائیں اپنے بچوں کو اسمیں تعلیم کیلئے بھیجیں خود معائنہ کے لئے تشریف لائیں حسابات ملاحظہ فرمائیں اور اپنا مال صحیح طور پر مصرف خیر میں صرف فرما کر ماجور ومثاب ہوں اور نونہالان قوم کو دنیا وآخرت کی علمی وعملی ترقی کا موقع دیں والسلام

مخلصین ممبران اعجاز علی منیجر مدرسہ۔ سید محمد اقبال الہادی صدر کمیٹی

سید احفاظ الحسن آنریری سکریٹری سید مبارک علی اسسٹنٹ آنریری سکریٹری

تحقیق البیان۔ تعلیم نسواں کے متعلق فیصلہ کن تحقیق۔ بیا قیمت ۲؍ تشریح الکبائر (دوسرا ایڈیشن) گناہائے کبیرہ کا مفصل بیان

جناب ممدوح کے تازہ ترین افادات

تحقیق دعا۔ اس رسالہ میں حقانیت و حقیقت دعا اور اسکے فلسفہ پر استدلالی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اعتراضات و شبہات کے تحقیقی و استدلالی جوابات دیئے گئے ہیں اور مسئلہ کے ہر پہلو کو تسلی بخش طریقہ سے ختم کردیا گیا ہے۔ قیمت پانچ آنہ

جواہر بے بہا حصہ سوم۔ دائرۃ الاشاعۃ کی یہ مسلسل زریں خدمت خاص طور سے قابل مطالعہ ہے۔ جناب ممدوح کے جسقدر مضامین وقتاً فوقتاً اخبار و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں وہ دائرۃ الاشاعۃ کی طرف سے کتابی صورت میں بھی طبع کرائے جاتے ہیں۔ یہ اسی سلسلہ کی تیسری کڑی ہے جسکے نظارہ کا لطف صرف مطالعہ پر موقوف ہے۔ شائقین مناظرہ و ذاکری خاص طور سے ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ——— چھ آنہ

سمط الدرر حصہ اول (مترجم) اسمیں جناب صدر المدرسین کے معرکۃ الآرا عربی قصائد جمع کئے گئے ہیں جو مجمع آل محمد کی شان میں ہیں۔ قیمت ڈیڑھ آنہ

تسہیل الاصول عربی۔ اس رسالہ میں علم اصول فقہ کی اصطلاحات کا حل ہے۔ عربی طلبہ کیلئے نہایت مفید خصوصاً امیدواران امتحانات کے لئے کلید کامیابی ہے۔ قیمت دو آنہ۔ پتہ:۔ مدیر دائرۃ الاشاعۃ نوگانوہ مرادآباد

جناب مولانا حکیم سید ابو محمد صاحب کے جدید نتائج قلم

ترجمہ طب الائمہ۔ ہر مرض کے لئے ائمہ اطہار کی تعلیم فرمائی ہوئی دعاؤں اور دواؤں کا مجموعہ بہت جلد شائع ہوگا جو مومنین کیلئے بہترین تحفہ ہے اور ہر گھر میں اسکا رہنا ضروری ہے۔ (زیر طبع)

ترجمہ منتخب الرسائل۔ حضرت آیۃ اللہ آقا السید ابو الحسن صاحب اصفہانی دام ظلہ کے عملیہ کا سہل و سلیس اردو ترجمہ۔ (زیر طبع)

مدیر "دائرۃ الاشاعۃ"
نوگانوہ۔ مرادآباد۔ یوپی

کتبہ سید نفیس حسن نقوی امروہوی

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بعون قوت ربانی و تائید ایزدانی که این نسخہ شریفہ

مسمیٰ بہ

ہادی الایمان

بہ تمام اطمینان

در سنہ ۱۳۴۳ھ
۱۹۲۴ء

بہ مطبع یوسفی دہلی باہتمام میر زیدی الواسطی مالک مطبع طبع شد